یسوع المسیح
کا
نسب نامہ

یسوع المسیح

کا

نسب نامہ

از

وِکلف

ناشرین

ایم۔ آئی۔ کے

۳۶ فیروز پور روڈ، لاہور

پیش لفظ

بائبل مُقدّس کے مُتعدّد موضُوعات اَیسے ہیں جن پر مخالفین اکثر اعتراض کیا کرتے ہیں۔ اُن میں سے ایک یسوع المسیح کا نسب نامہ ہے۔ چونکہ اُن کے ذہن میں نسب نامہ کا ایک خاص مفہوم مُتعیّن ہوتا ہے۔ وُہ سمجھتے ہیں کہ نسب نامہ میں باپ کے بعد بیٹے کا نام لازماً آنا چاہیئے، اِس لئے جب وُہ یسوع المسیح کے نسب ناموں کو جانچتے ہیں تو اُن کو بڑا تضاد نظر آتا ہے۔ پس وُہ اِس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ یہ الہام سے تحریر نہیں ہُوئے اور غلط ہیں۔

لیکن بائبل مُقدّس میں جو نسب نامے دِئے گئے ہیں وُہ اِس طور پر نہیں لکھے گئے بلکہ بعض اَوقات سادہ سی فہرست دی گئی، بعض اوقات نسب نامہ بیٹے سے شرُوع ہوکر اُوپر باپ کی طرف جاتا ہے، بعض اوقات کِسی خاص مقصد کے تحت درمیان میں کچھ پشتیں چھوڑ دی گئیں، بعض اوقات بیٹے کی بجائے داماد یا پوتے یا پڑپوتے کا نام دِیا گیا۔ اِس کی ہمیں دَورِ حاضرہ میں بھی ایک مثال مِلتی ہے۔ سعودی عرب کے بادشاہ عبدالعزیز مرحُوم، ابنِ سعُود کہلاتے تھے حالانکہ وُہ عبدالرحمان کے بیٹے تھے اور سعُود جن سے وہ نامزد تھے ۱۷۲۴ء میں اِنتقال فرما گئے تھے۔

انجیلِ جلیل میں یسوع المسیح کے دو نسب نامے مِلتے ہیں۔ چونکہ

یہ نسب نامے ایک خاص نقطۂ نگاہ سے اور ایک خاص مقصد کے تحت لکھے گئے تھے اِس لئے اُن میں تفاوُت کا پایا جانا ایک لازمی اَمر ہے۔
مَیں نے اِس رسالہ میں اُس بڑے مقصد کو بیان کرنے کی حتیّ الوسع کوشش کی ہے اور اُمید رکھتا ہُوں کہ بعض اَصحاب کے دِلوں میں یسوعؔ المسیح کے نسب ناموں کے بارے میں جو غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں دُور ہو جائیں گی۔
میری دِلی دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ معترضین کی رُوحانی بصیرت کو منوّر کرے تاکہ وُہ یسوع المسیح کے نسب ناموں کے مقصد کو سمجھیں اور اُسے، جِس نے تمام جہان کا کفّارہ ادا کر کے راہِ نجات کھول دی ہے قبول کرلیں۔

اَحقر

وِکلف

بائبل مُقدّس خُدا کا کلام ہے جسے انبیائے معرفت نے رُوح القُدس کی تحرِیک سے لِکھا (۲-پطرس ۱: ۲۰-۲۱) - لیکن جب ایک شخص اُس کا مُطالعہ کرتا ہے تو اُس کا واسطہ نہ صِرف حق تعالےٰ کے احکامات، ہدایات اور پیغامات سے پڑتا ہے بلکہ نسب ناموں سے بھی۔ تاہم جب وُہ اُنہیں پڑھتا ہے تو وُہ اُسے بڑے خُشک اور غیر دِلچسپ لگتے ہیں اور وُہ اُنہیں چھوڑ کر آگے نِکل جاتا ہے۔ وُہ حیران ہوتا ہے کہ ان کا اللہ تعالےٰ کے کلام سے کیا تعلق ہے! لیکن جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ کِسی بھی کتاب کا کوئی حِصّہ بلا مقصد نہیں ہوتا۔ بعینہٖ بائبل مُقدّس میں مندرج نسب ناموں کا بھی کوئی نہ کوئی مقصد ہے۔ لیکن وُہ ہے کیا؟

نسب نامہ کا اوّلین مقصد تو ایک شخص کے تارِیخی پس منظر پر روشنی ڈالنا ہے یعنی یہ بتانا ہے کہ وُہ کِس نسل، قبیلہ اور خاندان سے تعلق رکھتا ہے، اُس کا ثقافتی، تہذیبی اور تمدّنی پس منظر کیا ہے اور یہاں تک کہ اس سے اُس کے مذہب اور عقائد کا بھی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

قدیم زمانہ میں عمُوماً اور مشرقی ممالک میں خصوصاً نسب نامے بڑی اہمیّت رکھتے تھے اور اِس مقصد سے بڑی احتیاط سے تیار کِئے جاتے تھے۔ اب چونکہ بنی اسرائیل بھی اُسی تہذیب کا حِصّہ تھے اِس لِئے وُہ بھی اِس معاملہ میں بڑے محتاط تھے۔ بنی اسرائیل

کا ہر فرد اپنے نسب نامہ سے بخوبی آگاہ تھا، کیونکہ اُن کے آباداجداد شروع ہی سے اپنے خاندانوں کے نسب نامے لکھتے چلے آرہے تھے۔ اِن میں سے بعض کے نسب نامے بائبل مقدس میں بھی ملتے ہیں۔ مثلاً حضرت نوح کا نسب نامہ (پیدائش ۶: ۹-۱۲)، حضرت نوح کے بیٹے سم، حام اور یافت کا نسب نامہ (پیدائش ۱۰: ۱-۳۲)، حضرت ابرہام کے بیٹے حضرت اِضحاق کا نسب نامہ (پیدائش ۲۵: ۱۹-۳۴)، اور حضرت آدم سے حضرت یعقوب کے بارہ بیٹوں تک کا نسب نامہ (۱-تواریخ ابواب ۱-۸)۔

یہ نسب نامے نہ صرف متعلقہ لوگوں کے پاس ہوتے تھے بلکہ اِن کا اِندراج سرکاری رجسٹروں میں بھی ہوتا تھا۔ ملاحظہ فرمائیں ۱-تواریخ ۹: ۱ "پس سارا اِسرائیل نسب ناموں کے مطابق جو اسرائیل کے بادشاہوں کی کتاب میں درج ہیں گنا گیا" (مزید دیکھئے ۲-تواریخ ۱۲: ۱۵؛ ۳۱: ۱۶-۱۹ وغیرہ)۔ یوں وہ تخریب اور تحریف سے قطعی محفوظ رہتے اور مستند مانے جاتے تھے۔

لیکن بائبل میں مرقوم نسب ناموں کا مقصد محض اِتنا ہی نہیں تھا کہ کسی شخص کے تاریخی پس منظر کو ظاہر کیا اور بتایا جائے کہ وہ کس قبیلے یا شاخ سے تعلق رکھتا ہے۔ اِن نسب ناموں کو بائبل مقدس میں محفوظ رکھنے کی غرض وغایت یہ بھی تھی کہ لوگوں پر ظاہر کیا جائے کہ حق تعالےٰ بنی نوع اِنسان کی نجات کے لئے کن لوگوں اور کس قبیلے اور شاخ کو اِستعمال کرے گا۔

اِس مقصد کے لئے خدا نے پہلے پہل حضرت آدم کی اولاد

میں سے ہابل کو چُنا لیکن ابلیس نے قائن میں، ہو کر ہابل کو قتل کرا دیا اور یوں بظاہر حق تعالےٰ کے منصوبے کو ناکام بنا دیا۔ لیکن خدا نے حضرت آدم و حوّا کو سیت (شیث) عطا کیا اور اُس سے برگزیدہ لوگوں کی نسل آگے بڑھی۔ حضرت سیت کی اولاد میں سے اللہ تعالےٰ نے انوس، حنوک، متوسلح اور نوح کو چُنا۔ حضرت نوح کی اولاد میں سے سِم کو اور اُس کے بعد عبر اور تارح کو چُنا جس سے حضرت ابرہام پیدا ہوئے۔

اب وقت آ پہنچا تھا کہ اللہ تعالیٰ اِس چُناؤ کے مقصد کو ظاہر کرے۔ چنانچہ اُس نے حضرت ابرہام سے فرمایا: "مَیں تجھے ایک بڑی قوم بناؤں گا اور برکت دُونگا اور تیرا نام سرفراز کروں گا ۔ ۔ ۔ زمین کے سب قبیلے تیرے وسیلہ سے برکت پائیں گے" (پیدائش ۱۲: ۲-۳)۔ اگرچہ حق تعالےٰ نے حضرت ابرہام کی عینِ حیات میں اُن کی وساطت سے تمام دُنیا کو برکت دینے کا اعلان قریباً ۱۹ مرتبہ[1] کیا ہے، تاہم مرکزی آیت پیدائش ۲۲: ۱۸ ہے: "تیری نسل کے وسیلہ سے زمین کی سب قومیں برکت پائیں گی کیونکہ تُو نے میری بات مانی"۔

پیشتر ازیں، جب حضرت ابرہام نے خدا سے شکوہ کیا کہ "مَیں تو بے اولاد جاتا ہوں" تو اُس نے وعدہ کیا کہ وہ ان کی اولاد کو ستاروں کی مانند بے شمار بنائے گا اور اُن کا وارث اُنہی کے صُلب سے پیدا ہو گا (دیکھئے پیدائش ۱۵: ۲-۱۵)۔ لیکن جب حضرت سارہ

---

[1] مثلاً دیکھئے پیدائش ۱۲: ۳؛ ۱۸: ۱۸؛ ۲۲: ۱۸؛ ۲۶: ۴ وغیرہ۔

نے دیکھا کہ اتنی مدّت (غالباً ۲۵ سال) گزرنے کے باوجود بھی خُدا تعالےٰ کا وعدہ تشنۂ تکمیل ہی رہا تو اُس نے اِنسانی تدبیر سے اُسے پُورا کرنا چاہا۔ پس اُس نے اپنی خادمہ ہاجرہ کو حضرت ابرہام کو دے دیا تاکہ اُن کی بیوی بنے اور اُس کے لئے اولاد پیدا کرے۔ اُس زمانہ میں عام دستور تھا کہ اگر کسی عورت کے اولاد نہ ہوتی تو وُہ اپنی خادمہ کو اپنے خاوند کو دے دیتی۔ اِس طرح جو اولاد پیدا ہوتی وہ منکوحہ بیوی کے نام سے کہلاتی تھی۔

لیکن ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت سارہ اولاد کی خواہش سے مغلُوب ہو کر یہ فراموش کر بیٹھی تھیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے وعدوں کی تکمیل کے لئے کبھی بھی اِنسانی تدبیر اور ذرائع کو استعمال نہیں کرتا۔ پس جب ہاجرہ سے حضرت اسمٰعیل پیدا ہُوئے تو خُدا کو اِس غلط فہمی کو دُور کرنا پڑا۔ خُدا نے حضرت ابرہام سے کہا "اسمٰعیل کے حق میں بھی میں نے تیری دُعا سُنی۔ دیکھ میں اُسے برکت دُونگا...... اور اس سے بارہ[۱۲] سردار پیدا ہونگے اور میں اُسے بڑی قوم بناؤنگا۔ لیکن میں اپنا عہد اضحاق سے باندھوں گا جو اگلے سال اِسی وقتِ مُعیّن پر سارہ سے پیدا ہوگا" (پیدائش ۱۷: ۲۰-۲۱)۔
اِس کا مطلب یہ ہے کہ حق تعالےٰ نے تمام دُنیا کو حضرت ابرہام کی وساطت سے جو برکت دینے کا وعدہ کیا وُہ حضرت اِضحاق اور اُن کی اولاد کے ذریعہ پُورا ہوگا۔ حضرت اسمٰعیل چونکہ اِنسانی تدبیر اور ارادہ سے پیدا ہُوئے تھے اِس لئے انتظامِ الٰہی میں شامل نہیں ہو سکتے تھے۔

حضرت ابرہام کی وفات کے بعد اللہ تبارک و تعالےٰ نے حضرت اضحاق سے بھی وہی وعدہ کیا جو اُس نے اُن کے والد ماجد سے کیا تھا:
"مَیں تیرے ساتھ رہونگا اور تجھے برکت بخشُونگا ... اور مَیں اُس قسم کو جو مَیں نے تیرے باپ ابرہام سے کھائی پُورا کرونگا۔ اور مَیں تیری اَولاد کو بڑھا کر آسمان کے تاروں کی مانند کردُوں گا اور یہ سب مُلک تیری نسل کو دُونگا اور زمین کی سب قومیں تیری نسل کے وسیلہ سے برکت پائیں گی" (پیدائش ۲۶: ۳-۴)۔

حضرت اِضحاق کے دو بیٹے تھے۔ یہ توأم تھے۔ لیکن خدائے عزّوجل نے اُن کی پیدائش سے پہلے ہی اُن کی والدہ ربقہ کو بتا دیا تھا کہ "بڑا چھوٹے کی خدمت کرے گا" (پیدائش ۲۵: ۲۳)۔ اِس کا مطلب یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اِن کی پیدائش سے پہلے ہی حضرت یعقوب کو چُن لیا تھا کہ وُہ حضرت ابرہام اور حضرت اضحاق سے کئے گئے وعدوں کے وارِث ہوں۔ یوُں حضرت عیسو انتظامِ الٰہی میں شامل نہ کئے گئے اور چھوڑ دِئے گئے۔

حضرت یعقوب کے بارہ ۱۲ بیٹے تھے جن سے اِسرائیل کے بارہ ۱۲ قبیلے وجُود میں آئے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں کا وارِث ہونے کے لئے ان میں سے یہوُداہ کے قبیلے کو چُنا۔ چنانچہ اپنی وفات سے پہلے جب حضرت یعقوب نے اپنے بیٹوں کو بُلایا کہ برکت دیں تو اُنہوں نے یہوُداہ کے بارے میں حق تعالیٰ کے اِرادہ کا یوُں اظہار کیا: "اے یہوُداہ! تیرے بھائی تیری مدح کریں گے۔ تیرا ہاتھ تیرے دشمنوں کی گردن پر ہوگا۔ تیرے باپ کی اولاد تیرے آگے سرنگوں ہوگی۔ یہوُداہ شیرِ بَبر کا بچّہ ہے" (پیدائش ۴۹: ۸)۔

حضرت یعقوب کی برکت کے مطابق حق تعالےٰ نے اپنے
مقصد کو پورا کرنے کے لئے باقی بھائیوں کو چھوڑ کر یہوداہ کو چُنا
جس سے فارص، حصرون، عمینداب، سلمون، بوعز اور یسّی پیدا ہوئے۔
اور جب حق تعالےٰ نے سموئیل نبی کو یسّی کے پاس بھیجا تاکہ وہ
ساؤل بادشاہ کی جگہ بنی اسرائیل کا بادشاہ بنانے کے لئے اُس
کے کسی ایک بیٹے کو چُنے تو اُس نے باقی بڑے بھائیوں کو چھوڑ کر
سب سے چھوٹے بیٹے داؤد کو چُنا کیونکہ اللہ تعالیٰ اُسی کے ذریعہ
اپنا مقصد پورا کرنا چاہتا تھا۔ اگرچہ یسّی کے دُوسرے بیٹے دراز قد
اور وجیہہ جوان تھے لیکن خُدا انسان کی ظاہری شکل وصورت کو نہیں
دیکھتا بلکہ دِل کو۔ خدا نے حضرت داؤد کے بارے میں یہ انکشاف
پہلے ہی کر دیا تھا کہ اُسے اُس کے دِل کے موافق ایک شخص مِل گیا ہے
(دیکھئے ۱ سموئیل ۱۳: ۱۴؛ اعمال ۱۳: ۲۲)۔ یہ حضرت داؤد ہی کی نسل
تھی جس سے صدیقہ مریم متولّد ہوئیں اور جن سے یسوع المسیح رُوح
القدس کی معرفت پیدا ہوئے۔
آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالےٰ کا شروع ہی سے یہ طریقہ
رہا ہے کہ وہ خاندان میں سے کسی ایک صالح شخص کو چُن لیتا اور
پھر اُس کی اولاد میں سے کسی اور صدّیق کو اور یوں وہ اپنے لئے
ایک برگزیدہ نسل تیار کرتا رہا تاکہ آخر میں وہ اُس نسل سے اُس

---

[1] یہ ضروری نہیں تھا کہ خدا خاندان میں سب سے بڑے بیٹے کو
چُنے۔ یہ خدا کی اپنی صوابدید پر ہے۔

شخص کو بھیجے جس کا وعدہ اُس نے باغِ عدن میں اِبلیس کو سزا دیتے وقت کیا تھا اور بعد میں جس کا اظہار اُس نے حضرت ابرہام اور ما بعد کے بزرگوں سے بھی کیا۔ ایسے شخص کے لئے اِسی قسم کی تیاری اور ایک ایسی ہی نسل کی ضرورت تھی جو اللہ تعالےٰ کے برگزیدہ اور پیارے افراد پر مشتمل ہو۔ انجیلِ مُقدّس متّی اور لُوقا میں جو دو نسب نامے دِئے گئے ہیں وُہ اِسی برگزیدہ نسل کے ہیں جن کا بنیادی مقصد یہ بتانا ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے منصُوبۂ نجات کو کس طرح اور کن کے وسیلے سے پایۂ تکمیل تک پہنچائے گا۔

اِنجیلِ متّی کا نسب نامہ

متّی رسُول اپنے نسب نامہ میں یسوع نام کے ساتھ خاص طور پر مسیح (مَسَح کیا ہُوا) کا اضافہ کرتے ہیں۔ یہ لقب یسوع کو رُوح القُدس سے مَسَح کئے جانے پر ملا جبکہ اُنہوں نے اپنی خدمت کا آغاز کیا تھا: "اور یسوع بپتسمہ لے کر فی الفور پانی کے پاس سے اُوپر گیا اور دیکھو اُسکے لئے آسمان کھُل گیا اور اُس نے خُدا کے رُوح کو کبُوتر کی مانند اُترتے اور اپنے اُوپر آتے دیکھا" (متّی ۳: ۱۶)۔ اِس سے یسوع المسیح کے کام کا اِظہار ہوتا ہے۔

اناجیلِ اربعہ کے ہر ایک مُصنّف نے اپنی انجیل کو ایک خاص نُقطۂ نگاہ اور خاص لوگوں کے لئے لِکھا تھا۔ متّی رسُول نے اپنی انجیل یہودیوں

کے لئے لکھی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ وُہ اپنے نسب نامہ کو حضرت ابرہام سے شروع کرتے اور یوسف نجّار تک لاتے ہیں۔ یوں وہ اِسے حضرت ابرہام اور حضرت داؤد کے ساتھ جوڑتے ہیں تاکہ ثابت کریں کہ المسیح ان کی نسل سے ہوں گے اور کہ وہ وعدے جو خدا نے اُن سے کئے کس طرح یسوع میں پورے ہوئے۔ خدا نے حضرت ابرہام سے وعدہ کیا تھا کہ "تیری نسل کے وسیلہ سے زمین کی سب قومیں برکت پائیں گی" (پیدائش ۲۲: ۱۸)، اور حضرت داؤد سے فرمایا "تیرا گھر اور تیری سلطنت سدا بنی رہے گی۔ تیرا تخت ہمیشہ کے لئے قائم کیا جائے گا" (۲۔سموئیل ۷: ۱۶ مزید دیکھئے زبور ۸۹: ۲۹، ۳۶، ۳۷؛ ۱۳۲: ۱۱)۔

بلاشبہ متّی رسول اپنے نسب نامہ کی ترکیب اور تقسیم میں عہدِ عتیق کے علمُ الاعداد[1] سے بڑے متاثر نظر آتے ہیں۔ یہاں وُہ سات کے دو گنے چودہ کے مطابق اپنے نسب نامہ کو تین حصّوں میں تقسیم کرتے ہیں۔ اس تقسیم کا ایک مطلب یہ بھی تھا کہ اِس نسب نامہ سے یہودی تاریخ کا خلاصہ پیش کریں۔ پہلے حصّہ میں وُہ ۱۴ یہودی بزرگوں PATRIARCHS کو شامل کرتے ہیں اور یہودی قوم کا جو حضرت

۱۔ یہودیوں میں "بعض اعداد اور اُن کے مرکّب یا ضعف کو متبرک سمجھا جاتا تھا جیسے ۳، ۴، ۷، ۱۰، ۱۲، ۴۰، ۷۰ وغیرہ۔ مثلاً ۳ کسی بات کو زور دار کرنے کے لئے استعمال ہوتا تھا۔ حزقی ایل ۲۱: ۲۷ "میں اُسے اُلٹ اُلٹ اُلٹ دُونگا"۔ سامی قوم کے لئے ابتدا ہی سے ۷ ایک مقدس

ابرہام سے شروع ہوتی ہے عروج دکھاتے ہیں کہ کس طرح اِس قوم نے داؤد بادشاہ کے زمانہ میں ایک مضبوط سلطنت قائم کرلی ۔

دُوسرے حصے میں چودہ ۱۴ نام بادشاہوں کے ہیں جو قوم کے زوال اور اسیری کی نشاندہی کرتے ہیں ۔ اِس عرصہ میں یہودی قوم دو ۲ مرتبہ اسیری میں گئی ۔ پہلی مرتبہ اسور کے بادشاہوں کے مسلسل حملوں کے بعد تگلت پلاسر نے اسرائیلیوں کو اسیر کیا اور اسور لے گیا ۔ اُس زمانہ میں فلسطین کے

عدد تھا (پیدائش ۲:۲؛ ۴:۲۴؛ ۲۱:۲۸؛ احبار ۴:۶؛ متی ۱۸:۲۱؛ مکاشفہ ۱:۲۰) ۔ ۱۰ ایک کامل عدد سمجھا جاتا تھا ۔ ۴۰ عدد تام تصور کیا جاتا تھا (خروج ۲۴:۱۸؛ ۱۔سلاطین ۱۹:۸؛ یوناہ ۳:۴) ۔

یہودی علما نے عددوں کا ایک خاص علم تشکیل دیا تھا جس کے ذریعہ وہ اِن عددوں میں خاص معنی تلاش کرتے تھے اور ان کی تشریح کرتے تھے ۔ اِس علم کی بدولت مکاشفہ ۱۳:۱۸ کے ۶۶۶ یا ۶۱۶ کو مختلف شخصیتوں سے نسبت دیتے تھے جن میں "کلیگلا ، قیصر نیرو وغیرہ کے نام اکثر آتے ہیں" ۔

(اقتباس از قاموس الکتاب ۔ گنتی ۔ ۴ صفحہ ۸۴۰ مسیحی اشاعت خانہ ۳۶ فیروزپور روڈ ۔ لاہور ۵۴۶۰۰ ۔)

۱؎ سلیمان بادشاہ کی وفات کے بعد یہودی قوم دو ۲ سلطنتوں میں بٹ گئی تھی ۔ دس ۱۰ قبیلوں نے اپنی الگ سلطنت قائم کرلی جو اسرائیل یا شمال کی حکومت کہلائے ۔ باقی دو ۲ قبیلے یہوداہ یا جنوب کی حکومت کہلائے ۔ یہ دونوں حکومتیں اکثر آپس میں برسرِپیکار رہتی تھیں جس کا فائدہ اِرد گرد کی طاقتوں اور خاص طور پر شاہِ بابل نے اُٹھایا ۔

اِردگرد یہ حکمتِ عملی کارفرما تھی کہ جب کوئی بادشاہ کسی مُلک کو فتح کرتا تو وُہ وہاں کے لوگوں کو اسیر کر کے لے جاتا اور اُن کی جگہ اپنے مُلک سے لوگ لاکر بسا دیتا تھا تاکہ محکوم قوم کے سرکشی اور بغاوت کے جذبہ اور مزاحمت کی قُوّت کو کچل دیا جائے۔ جو لوگ غریب اور مزاحمت کرنے کے قابل نہ تھے انہیں مُلک میں رہنے دیا (۲۔سلاطین ۲۵: ۱۲)۔ اُنہوں نے نوآبادکاروں سے رشتے ناتے کئے اور یوں سامری قوم وجُود میں آئی۔ یہُودی اُن سے نفرت کرتے تھے کیونکہ وُہ مخلُوطُ النّسل تھے۔

جنوبی سلطنت کی اسیری شاہِ بابل نبوکدنضر کے عہد میں کئی سالوں کے درمیان واقع ہُوئی۔ ۶۰۵ ق م میں وہ شاہی نسل کے چند اشخاص اور شُرفا کو قید کر کے بابل لے گیا۔ اِس میں دانی ایل نبی بھی شامل تھے (۲۔تواریخ ۳۶: ۲-۷؛ دانی ایل ۱: ۱-۳)۔ ۵۹۷ ق م میں وہ یہُویاکین کو ہزاروں شُرفا کے ساتھ بابل لے گیا (۲۔سلاطین ۲۴: ۱۲-۱۶)۔ اِن میں حزقی ایل نبی بھی تھے۔ ۵۸۶ ق م میں اُس نے یروشلیم کو تباہ و برباد کیا اور سوائے غُربا کے سب کو بابل میں جلاوطن کر دیا (۲۔سلاطین ۲۵: ۲-۲۱)۔ اِس کے پانچ سال بعد ایک اور گروہ کو جلاوطن کیا۔

تیسرے حصّہ میں جو تیرہ ۱۳ نام آتے ہیں اُن کی ابتدا بابل کی اسیری کے زمانہ کے اشخاص سے ہوتی ہے اور اختتام یُوسف نجّار پر ہوتا ہے۔ اِس حصّہ سے یہ رُوحانی سبق ملتا ہے کہ مسیحِ موعُود کے آنے سے انسان گُناہ کی غلامی سے مخلصی پاکر آزاد ہوتا ہے۔

متّی رسُول نے اپنے نسب نامہ میں ۱۳ اور ۱۴ کے عدد استعمال

کئے ہیں۔ جیسا کہ پہلے بیان ہُوا تین کا عدد کسی بات پر خاص زور دینے کے لئے مستعمل تھا۔ یہاں اِس بات پر زور دیا گیا ہے کہ یہ نسل بعض لوگوں کے گناہوں کے باوجُود وُہ نسل ہے جسے خُدا نے خاص طور پر اپنے لئے الگ کیا ہُوا تھا اور جو اسرائیل کے لئے خصُوصاً اور دُنیا کے لئے عمُوماً رُوحانی برکات کا باعث تھی۔ یہ اپنے جلَو میں حضرت ابرہام کی برکات اور وعدے لئے ہُوئی تھی۔

پھر ان میں سے ہر گروپ چودہ ۱۴ ناموں پر مشتمل ہے۔ جو عَدد ساتؔ کا دوگُنا ہے۔ عدد ساتؔ مُقدّس مانا جاتا تھا اور تکمیل کو ظاہر کرتا تھا۔ مثلاً حق تعالےٰ نے اپنی تخلیق کو ساتؔ دِن میں مکمل کیا (پیدائش ۲:۲)۔ خطا کی قُربانی گزرانتے وقت کاہن مذبُوح بے عیب بچھڑے کے خُون میں اپنی اُنگلی ڈبو کر اور خُون میں سے لیکر اُسے مقدِس کے پردے کے سامنے ساتؔ بار خُداوند کے آگے چھڑکتا تھا (احبار ۴:۶)۔ یوحنّا عارِف مکاشفہ کی کتاب باب ایک میں ساتؔ کلیسیاؤں، ساتؔ رُوحوں اور ساتؔ ستاروں کا ذِکر کرتا ہے۔ اور عدد چودہ ۱۴ یہ ظاہر کرتا ہے کہ نسب نامہ اپنی تکمیل کو پہنچا۔

اِس نسب نامہ میں ایک اَور بات بھی قابلِ غور ہے۔ عبرانی میں داؤد کو صرف تین حرُوف میں لکھتے ہیں یعنی دالتھ (د) واؤ (اُردُو کے "و" کی مانند) اور پھر دالتھ (د)۔ ابجد کے حِساب سے داؤد کے عبرانی ہجے کے اعداد کی جمع ۱۴ بنتی ہے یعنی د=۴، و=۶ لہٰذا ۴+۶+۴=۱۴۔ اَب جبکہ عبرانی ہجے کے حرُوف کی تعداد تین ہے اور ابجد کے حِساب سے ان کی قیمت چودہ بنتی ہے تو ممکن ہے متّی

رسُول نے اِسی لئے اپنے نسب نامہ کو تین گروپوں میں تقسیم کیا اور ہر ایک گروپ کی تعداد چودہ ۱۴ بنانے کے لئے بہت سے ناموں کو حذف کر دیا۔ یہودیوں میں دستور تھا کہ نسب نامہ مرتب کرتے وقت تاریخی تصرف کیا کرتے تھے۔ چنانچہ قیاسِ غالب ہے کہ متّی رسُول نے بھی اپنا مقصد حاصل کرنے کے لئے ویسا ہی کیا۔

متّی رسُول نے اپنے پہلے گروپ میں جو نام دیئے ہیں وہ ۱۔ تواریخ ابواب ۱-۲ کے عین مطابق ہیں۔ یہ حضرت ابرہام سے شروع ہو کر حضرت داؤد پر ختم ہوتا ہے۔ متّی ۱:۱ میں یسوع مسیح کو ابنِ داؤد اور ابنِ ابرہام کہا گیا ہے جس سے یہ ظاہر کرنا مقصود ہے کہ المسیح سے متعلق جو وعدے حضرت ابرہام اور حضرت داؤد سے کئے گئے وہ یسوع مسیح میں پورے ہوتے ہیں۔ دوسرے گروپ کے نام ۱۔ تواریخ ۳: ۱۰-۱۴ سے لئے گئے ہیں۔ یہ بادشاہوں کی فہرست ہے جو سلیمان سے شروع ہو کر یکونیاہ تک جاتی ہے۔ اس میں متّی رسُول نے اپنی تعداد پوری کرنے کے لئے چند نام چھوڑ دیئے ہیں یعنی عزیاہ اور یوتام کے درمیان تین نام۔ تیسرا گروپ سیالتی ایل سے شروع ہوتا ہے جو بابل میں اسیری کے دوران پیدا ہوا تھا، اور یسوع المسیح کے شرعی باپ یوسف نجار تک جاتا ہے۔ یوں یسوع حضرت ابرہام اور حضرت داؤد کے قانونی وارث بن جاتے ہیں۔

یاد رہے کہ متّی رسُول ولدیت کا شجرہ پیش نہیں کر رہے بلکہ بادشاہی اور جانشینی کا۔ اس سے وہ یہ ثابت کرتے ہیں کہ خداوند یسوع مسیح داؤد کے تخت کے وارث ہیں۔ یہاں جس

یُونانی فعل کا ترجمہ "پیدا ہُوا" کیا گیا ہے، وُہ صِرف جسمانی پیدائش ہی کی طرف اشارہ نہیں کرتا بلکہ قانونی تسلسل کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ اگرچہ خُداوند یسوؔع جسمانی لحاظ سے صدیقہ مریمؔ کے بیٹے تھے، تاہم قانونی وارث ہوتے ہُوئے وُہ داؤدؔ کے تخت کے حقدار تھے کیونکہ یہُودی متبنیٰ کو وُہی حق دیتے تھے جو ایک صلبی بیٹے کو حاصِل تھا۔

انجیلِ لُوقا کا نسب نامہ

حضرتِ لوقاؔ، متیؔ رسول کی مانند اپنا نسب نامہ انجیل کے شروع میں نہیں دیتے بلکہ یسوؔع المسیح کے بپتسمہ پانے کے بعد جبکہ آسمان کھُل گیا اور پاک رُوح اُن پر جسمانی صُورت میں کبوتر کی مانند نازِل ہُوا اور آسمان سے آواز آئی "تُو میرا پیارا بیٹا ہے تجھ سے میں خُوش ہُوں" (لوقا ۳ : ۲۱)۔ چونکہ حضرت لوقاؔ ایک مورّخ تھے اِس لئے وُہ اپنے نسب نامہ کو منطقی طور پر بیان کرتے ہیں یعنی یسوؔع کے بپتسمہ کے بعد۔ بپتسمہ لینے سے اُنہوں نے یہ ظاہر کیا کہ وُہ آدمیوں کے نمائندہ ہیں، اور انہیں پاک رُوح کا مسح اِس لئے مِلا تاکہ وُہ اُس کی قوّت سے اپنے المسیح کے کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچائیں۔ متیؔ رسول کا نسب نامہ باپ سے بیٹے کی طرف نیچے کو آتا ہے

یعنی حضرت ابرہام سے شروع ہو کر خداوند یسوع تک پہنچتا ہے۔ حضرت لوقا کا نسب نامہ بیٹے سے باپ دادا کی طرف اُوپر کو جاتا ہے اور حضرت ابرہام تک ہی نہیں بلکہ خدا تک پہنچتا ہے۔ یوں وُہ یسوع کو نہ صرف حضرت ابرہام سے بلکہ حضرت آدم اور خدا سے منسلک کرتے ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یسوع المسیح میں جو نجات کی پیشکش کی وُہ عالمگیر ہے۔ بعض علما کے نزدیک اِس نسب نامہ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اِنسانی نسبت سے خداوند یسوع مسیح اِنسان تھے جسکا وعدہ حضرتِ داؤد کی نسل سے کیا گیا تھا اور الٰہی نسبت سے وُہ خدا کے بیٹے تھے۔

جب ہم دونوں نسب ناموں کا مقابلہ کرتے ہیں تو ظاہر ہوتا ہے کہ یسوع المسیح کے آبا و اجداد کے ناموں اور شمار میں تفاوت پایا جاتا ہے۔ اِس تفاوت کی وجہ کیا ہے؟

اِس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ متی رسول یسوع المسیح کے شرعی وارثوں کا (یعنی) وُہ جو حضرتِ داؤد کے تخت کے جانشین اور دعویدار تھے ذکر کرتے ہیں تاکہ انہیں حضرت داؤد کے تخت کا وارث قرار دیا جا سکے، جبکہ حضرت لوقا اُن کی والدہ مقدسہ مریم کی طرف سے اُن کے حقیقی اور فطری وارثوں کا، اِس لئے اِن دونوں میں تفاوت کا پایا جانا لازمی امر ہے۔

دُوسری وجہ یہودیوں کی وُہ عام عادت ہے جو وُہ نسب نامے مرتب کرتے وقت روا رکھتے تھے۔ وُہ اپنے نسب ناموں کو اکثر برابر حصوں میں تقسیم کرتے اور اِن حصوں میں پشتوں کی ایک

خاص تعداد ہوتی تھی۔ ان حصّوں کو برابر رکھنے کے لئے وُہ یا تو چند پُشتوں کو چھوڑ دیتے یا دُہرا کر دوبارہ لکھ دیتے۔ مثلاً یہودی فلسفی فائلو نے حضرت آدم سے لے کر حضرت موسیٰ تک شجرہ کو دوؔ مرتبہ دسؔ دسؔ کے حصّوں میں اور ایک مرتبہ ساتؔ کے حصّوں میں تقسیم کیا اور اُن کی تعداد کو قائم رکھنے کے لئے وُہ حضرت ابرہام کو دوؔ مرتبہ دُہراتا ہے۔ لیکن ایک سامری نظم میں دُہی پُشتیں دوؔ دسؔ کے حصّوں میں تقسیم کی گئی ہیں اور چھؔ نام چھوڑ دیئے گئے ہیں[۱]۔

حضرت عزرا نے خود اپنے نسب نامہ میں ساتؔ نام چھوڑ دیئے ہیں (عزرا ۷: ۱-۵ قب ۱- تواریخ ۶: ۳-۱۵)۔

حضرت لوقا نے اپنے نسب نامہ کے پہلے حصّہ میں حضرت آدم سے حضرت نوح تک دسؔ بزرگوں کا ذکر کیا ہے۔ یہ سب راستباز تھے اور خدا کی برگزیدہ نسل سے تعلق رکھتے تھے۔ اُن کا ایمان وُہی تھا جو حضرت آدم کا تھا۔

جب حضرت آدم گناہ کے مرتکب ہُوئے تو وُہ اپنی معصومیت گنوا بیٹھے اور گنہگار بن گئے اور موت کے وارث ٹھہرے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق "گناہ کی مزدوری موت ہے"۔ اب چونکہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق سے محبّت رکھتا ہے اور نہیں چاہتا کہ وُہ ہلاک اور برباد ہو اس لئے اُس نے حضرت آدم کی نجات کا

---

[۱] سہ ماہی ہما لکھنؤ ۱۹۷۲ء۔ پیغام مسیح دربارۂ محبّت و مغفرتِ الٰہیہ۔ از پادری برکت اللہ (مرحوم)۔

اِنتظام کیا۔ یہ اِنتظام اُس وعدہ کی روشنی میں تھا۔ جس کا اِعلان خُدا نے اِبلیس کو سزا دیتے وقت کیا تھا کہ "مَیں تیرے اور عورت کے درمیان اور تیری نسل اور عورت کی نسل کے درمیان عداوت ڈالونگا۔ وہ تیرے سر کو کُچلے گا اور تو اُسکی ایڑی پر کاٹے گا" (پیدائش ۳: ۱۵)۔

یسوع المسیح ہی وُہ واحد ہستی تھے جو عورت کی نسل سے تھے کیونکہ آپ بلا پدر ایک کنواری خاتون صدیقہ مریم سے پیدا ہُوئے تھے۔ "جب وقت پُورا ہو گیا تو خُدا نے اپنے بیٹے کو بھیجا جو عورت سے پیدا ہُوا" (گلتیوں ۴: ۴)۔ یہاں یسوع المسیح کی صورت میں ایک نجات دہندہ کا وعدہ کیا گیا ہے جو سانپ کا سر کُچل دے گا اور سانپ اُس کی ایڑی پر کاٹے گا۔ یہ بات اُس وقت پوری ہُوئی جب مسیح نے صلیب پر اپنی جان دی اور مُردوں میں سے زندہ ہو کر اُنہوں نے شیطان پر کامل فتح پائی۔ انجیلِ جلیل میں مرقوم ہے: "پس جس صورت میں کہ لڑکے خون اور گوشت میں شریک ہیں تو وُہ خود بھی اُن کی طرح اُن میں شریک ہُوا تاکہ موت کے وسیلہ سے اُس کو جسے موت پر قدرت حاصل تھی یعنی ابلیس کو تباہ کر دے" (عبرانیوں ۲: ۱۴-۱۵)۔ اور صرف یہی نہیں بلکہ جب وہ اِس سرزمین پر اپنی ہزار سالہ حکومت قائم کریں گے تو اِبلیس کو باندھ دیں گے اور پھر روزِ عدالت اُسے ابدی سزا اُٹھانے کے لئے جہنّم میں ڈال دیں گے (دیکھئے مُکاشفہ ۲۰: ۱-۳، ۱۰)۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اِسی کفّارہ کے مطابق جو وُہ یسوع المسیح کی

موت اور قیامت کے ذریعہ تمام بنی نوع اِنسان کے لئے دینے والا تھا، حضرت آدم اور حوّا کے گناہ کا بھی کفّارہ دیا۔ اُس نے ایک جانور لیا اور اُس کے چمڑے سے اُن کے ننگے پن کو جو گناہ کے باعث تھا ڈھانپ دیا (پیدائش ۳: ۲۱) ۔ اِس کفّارہ میں یسوع المسیح سایہ فگن تھے۔ یہ اُن کے کفّارہ کی تصویر تھی، لِہٰذا حضرت آدم و حوّا اُس پر ایمان لانے کے سبب سے بچ گئے۔

یہی ایمان اولادِ آدم کا بھی تھا جو اُنہیں اپنے باپ سے ملا تھا۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ جب ہابل اور قائن (ہابیل اور قابیل) نے اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی قربانیاں گزرانیں تو اُس نے ہابل کی قربانی کو قبول کیا اور قائن کی قربانی کو رد کر دیا۔ قیاسِ غالب یہی ہے کہ قائن کی قربانی سے جو اُس کی زمین کی پیداوار پر مشتمل تھی یہ ظاہر ہوتا تھا کہ وہ اپنے زورِ بازو کے پھل سے خدا کی خوشنودی حاصل کرنا چاہتا تھا۔ لیکن ہابل نے خدا کے فضل پر تکیہ کیا اور اُس ایمان کے مطابق قربانی چڑھائی جو اُسے باپ سے ملا تھا یعنی اُس کی قربانی میں خون شامل تھا۔ کلامِ مقدس میں مرقوم ہے: "ایمان ہی سے ہابل نے قائن سے افضل قربانی خدا کے لئے گزرانی اور اِسی کے سبب سے اُس کے راستباز ہونے کی گواہی دی گئی" (عبرانیوں ۱۱: ۴)۔ ہابل نے اِس حقیقت کو سمجھ لیا تھا کہ خدا کی پاکیزگی کا تقاضا صِرف کسی بے داغ قربانی ہی سے پورا ہو سکتا ہے۔

ہابل ایک راستباز شخص تھا۔ خداوند یسوع مسیح نے خود اُس کے راستباز ہونے کی تصدیق کی ہے۔ فرمایا "تاکہ سب راستبازوں

کا خون جو زمین پر بہایا گیا تم پر آئے۔ راستباز ہابل کے خون سے لے کر برکیاہ کے بیٹے زکریاہ کے خون تک جسے تم نے مقدس اور قربان گاہ کے درمیان قتل کیا" (متی ۲۳ : ۳۵) ۔
اس کے برعکس قائن ابلیس کے ہاتھوں میں کھیل رہا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اُسے واضح طور پر متنبہ کیا "تو کیوں غضبناک ہوا؟ اور تیرا منہ کیوں بگڑا ہوا ہے؟ اگر تو بھلا کرے تو کیا تو مقبول نہ ہوگا؟ اور اگر تو بھلا نہ کرے تو گناہ دروازہ پر دبکا بیٹھا ہے اور تیرا اشتاق ہے پر تو اُس پر غالب آ" (پیدائش ۴ : ۶-۷) ۔ لیکن قائن نے اللہ تعالیٰ کی بات پر قطعاً کان نہ دھرا بلکہ وہ اُس کی حضوری سے نکل گیا اور عدن کے مشرق کی طرف نود کے علاقہ میں جا بسا
(پیدائش ۴ : ۱۶)۔

یہاں سے حضرت آدم کی اولاد دو واضح شاخوں میں بٹ جاتی ہے۔ ایک وہ جو گنہگاروں پر مشتمل تھی، دوسری وہ جو راستباز تھے اور عدن کے قرب و جوار میں رہتے تھے۔ راستباز ہابل کے قتل کے بعد اللہ تعالیٰ نے راستباز نسل کو قائم رکھنے کے لئے حضرت آدم کو سیت (شیث) عطا کیا۔ حضرت سیت کی پیدائش پر حوا نے کہا "خدا نے ہابل کے عوض جسکو قائن نے قتل کیا مجھے دوسرا فرزند دیا ہے" (پیدائش ۴ : ۲۵) ۔ لفظ سیت کا مطلب ہے "معاوضہ۔ بنیاد"[1]۔ وہ معاوضہ تھا ہابل کا جو ظلماً مارا گیا تھا۔ علاوہ ازیں وہ

---

[1] تواریخ المسیح از پادری عماد الدین صفحہ ۲۵

کل دنیا کے لئے برکت کا باعث بھی تھا کیونکہ یسوع المسیح اسی کی نسل سے آنے والے تھے۔ حضرت سیت سے راستبازوں کی ایک نئی نسل پیدا ہوئی کیونکہ حضرت ہابل کے کوئی اولاد نہ تھی اور قائن کی نسل گنہگار بن گئی تھی۔

حضرت سیت سے انوس پیدا ہوئے۔ اُن کے زمانہ میں ہی لوگ اللہ تعالےٰ کا ذاتی نام "یہوواہ" لیکر دُعا کرنے لگے (پیدائش ۴:۲۶)۔ حضرت انوس سے چوتھی پُشت میں حضرت حنوک پیدا ہوئے۔ یہ بڑے خدا پرست تھے اور بکوشش حق تعالےٰ کی مرضی پر چلتے تھے۔ خدا نے اُنہیں زندہ آسمان پر اُٹھا لیا (پیدائش ۵:۲۳)۔ حضرت حنوک سے چوتھی پُشت میں حضرت نوح پیدا ہوئے۔ اللہ تعالیٰ اُنہیں "مردِ راستباز اور اپنے زمانہ کے لوگوں میں بے عیب" کہتا ہے لیکن باقی لوگ سخت بدکار تھے۔ حضرت نوح نے اُن کے درمیان ۱۲۰ سال تک منادی کی اور اُنہیں خدا کی طرف پھیرنے کی کوشش کی لیکن اُن پر کچھ اثر نہ ہُوا بلکہ وُہ اُن کا تمسخر اُڑایا کرتے تھے۔ اللہ تعالےٰ نے اُنہیں کشتی بنانے کو کہا اور جب طوفان آیا تو حضرت نوح اور اُن کے تین بیٹے اور اُنکی زوجات اُس میں سوار ہو گئے لیکن باقی دُنیا ہلاک و برباد ہو گئی۔ بس صرف یہی آٹھ جانیں بچیں اور اُن سے آگے نسل چلی۔

طوفان کے بعد حضرت نوح کشتی سے اُترے اور ایک مذبح بنایا اور قربانی چڑھائی (پیدائش ۸:۲۰)۔ اِس سے ثابت ہوتا ہے کہ مغفرت اور شکر گزاری کے لئے جو رسم عہدِ آدم سے چلی

آتی تھی یعنی قربانی چڑھانا وُہ اب بھی جاری تھی۔ بالفاظِ دیگر یہ تمام بزرگان اسی ایمان پر قائم تھے جو حضرت آدمؔ کا تھا۔
حضرت نوحؔ کے تین بیٹے سمؔ، حامؔ اور یافتؔ تھے۔ حضرت نوحؔ نے ان تینوں کے بارے میں پیشینگوئی کی تھی:

"کنعانؔ (ابنِ حامؔ) ملعون ہو۔
وُہ اپنے بھائیوں کے غلاموں کا غلام ہوگا۔
پھر کہا خداوند سمؔ کا خدا مبارک ہو
اور کنعانؔ سمؔ کا غلام ہو۔
خدا یافتؔ کو پھیلائے کہ وُہ سمؔ کے ڈیروں میں بسے
اور کنعانؔ اُس کا غلام ہو" (پیدائش ۹: ۲۵-۲۷)۔

یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ حضرت نوحؔ نے اپنے دو بیٹوں کو برکت دی لیکن کنعانؔ ابنِ حامؔ پر لعنت کی۔ اس کی وجہ کیا تھی؟ حضرت نوحؔ ایک کاشتکار تھے۔ انہوں نے انگور کاشت کئے اور جب اُس کی مے بنا کر کچھ زیادہ ہی پی لی جس سے وُہ مدہوش ہو گئے اور اسی مدہوشی کے عالم میں برہنہ ہو گئے۔ جب حامؔ نے اپنے باپ کو برہنہ دیکھا تو اپنے بھائیوں سمؔ اور یافتؔ کو خبر دی۔ وُہ دونوں چادر لے کر اُلٹے پاؤں اپنے باپ کے پاس گئے اور اُسکی برہنگی کو ڈھانپ دیا۔ ایسا لگتا ہے کہ حام کا رویّہ درست نہیں تھا جسکی مذمّت حبقوق ۲: ۱۵ میں کی گئی ہے: "اُس پر افسوس جو اپنے ہمسایہ کو اپنے قہر کا جام پلا کر متوالا کرتا ہے تاکہ اُس کو بے پردہ کرے"۔

یہ باتیں جس طرح حضرت نُوحؑ نے اپنے بیٹوں کے حق میں کہیں اُسی طرح پُوری ہُوئیں اور ہو رہی ہیں - کنعان، حامؔ کا بیٹا تھا۔ اُس کے باپ نے اپنے باپ حضرت نُوحؑ کی بے عزتی کی تھی اور اپنی اولاد میں لعنت لایا - کنعان سے مُلکِ کنعان نامزد ہُوا کیونکہ اولاً اولاً اُسکی اولاد وہاں بستی تھی - یہ سب بدکار اور بُت پرست تھے۔ خُدا نے اُنھیں یہودیوں کے ہاتھوں غارت کرایا - ہاں افریقہ کے باشندے بھی حامؔ کی نسل سے ہیں اور وُہ پیشینگوئی کے مُطابق اکثر غلام ہی رہے -

سمؔ، حضرت نوحؑ کا سب سے بڑا بیٹا تھا - اُس نے اپنے باپ کی عزّت کی تھی - وُہ خُدا کی اور خُدا اُس کی طرف منسُوب ہُوا۔ لہٰذا جب یہ کہا گیا کہ سمؔ کا خُدا مُبارک ہو تو معلُوم ہُوا کہ اللہ تعالےٰ بطورِ خاص سمؔ کا خُدا ہے - سمؔ کی اولاد ایشیا میں بستی ہے - یہ لوگ سامیُ النسل کہلاتے ہیں - تمام انبیائے کرام اُسی کی نسل میں پیدا ہُوئے اور المسیح بھی اُسی کی نسل میں مبعُوث ہُوئے -

یافتؔ، حضرت نوحؑ کا سب سے چھوٹا بیٹا تھا اور اُس نے اپنے بھائی سمؔ کے ساتھ مِلکر اپنے باپ کی عزّت کی تھی اِس لئے سمؔ کے ساتھ برکت یافتہ ہُوا - اُس کی نسل عمُوماً یورپ میں آباد ہے۔ پیشینگوئی کے مُطابق وُہ یورپ اور ساری دُنیا میں پھیلے ہُوئے ہیں اور رُوحانی طور پر اہلِ یورپ سمؔ کے ڈیروں میں سکُونت رکھتے ہیں -

اللہ تعالےٰ نے حضرت نوحؑ کے بیٹوں میں سے سمؔ کو چُنا تاکہ

اُسکی وساطت سے راستبازوں کی نسل آگے بڑھتی رہے۔ سِم کے پانچ بیٹے تھے جن کی اولاد اپنے اپنے مُلک اور گروہوں میں، اپنے قبیلوں اور اپنی زبان کے مُطابق آباد ہُوئے۔ حام اور یافت کی اولاد بھی دُنیا میں آباد ہوگئی۔ اُن دِنوں بُت پرستی عام تھی۔ تب سِم کی نویں پُشت میں ایک چمکدار سِتارہ طلُوع ہُوا۔ خُدا نے عین بُت پرستوں کے درمیان سے حضرت ابرہام کو بُلایا اور اُن کے ساتھ بڑے بڑے وعدے کئے: "مَیں تجھے ایک بڑی قوم بناؤں گا اور برکت دُونگا اور تیرا نام سرفراز کرُونگا ... سب قبیلے تیرے وسیلے سے برکت پائیں گے" (پیدائش ۱۲: ۲-۳)۔ حق تعالیٰ نے اپنے اِس وَعدہ کو پُورا کیا۔ بُہت سی قومیں اُن سے نکلیں، بُہت سے بادشاہ اُن کی اولاد میں سے ہُوئے اور تمام پیغمبر اُن ہی کے گھرانے میں پیدا ہُوئے۔ اور یہ وعدہ کہ "سب قبیلے تیرے وسیلہ سے برکت پائیں گے" اِس طرح پُورا ہُوا کہ اب حضرت ابرہام کی نسل ایک خاص نسل ٹھہری جس میں المسیح پیدا ہُوئے اور اُن کے ذریعہ تمام اقوام عالم کو برکت ملی۔

حضرت ابرہام سے اَور بھی بیٹے پیدا ہُوئے۔ ہاجرہ مصری سے حضرت اسمٰعیل پیدا ہُوئے اور سارہ کی وفات کے بعد ایک اَور بیوی قطورہ سے چھ بیٹے پیدا ہُوئے (دیکھئے پیدائش ۲۵: ۱، ۲)۔ لیکن اُن کی حقیقی زوجہ سارہ سے صرف حضرت اضحاق پیدا ہُوئے۔ چونکہ وہ وعدہ کے فرزند تھے اِس لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت ابرہام کو بتادیا کہ "اِضحاق سے تیری نسل کا نام

چلے گا" (پیدائش ۲۱: ۱۲)۔

یہ حضرت اضحاق ہی تھے جنکے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابرہام کو آزمایا۔ اُس نے اُن سے کہا "تُو اپنے بیٹے اضحاق کو جو تیرا اکلوتا ہے اور جسے تُو پیار کرتا ہے ساتھ لیکر موریاہ کے مُلک میں جا اور وہاں اُسے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ پر جو میں تجھے بتاؤنگا سوختنی قربانی کے طور پر چڑھا" (پیدائش ۲۲: ۲)۔ حضرت ابرہام اور حضرت اضحاق دونوں ہی اس آزمائش پر پُورے اُترے۔

حضرت ابرہام کی وفات کے بعد اللہ تعالےٰ نے حضرت اضحاق سے بھی وُہی وعدہ کیا جو اُس نے حضرت ابرہام سے کیا تھا: "مَیں تیری اولاد کو بڑھا کر آسمان کے تاروں کی مانند کر دُونگا اور یہ سب مُلک تیری نسل کو دُونگا اور زمین کی سب قومیں تیری نسل کے وسیلہ سے برکت پائیں گی" (پیدائش ۲۶: ۴)۔

حضرت یعقوب کے بارہ بیٹے تھے۔ اُن سے جو نسل آگے نکلی وُہ ساری اللہ تعالےٰ کی قوم ٹھہری۔ تاہم اُن میں سے حق تعالےٰ نے چوتھے بیٹے یہوداہ کو چُن لیا تھا کہ یسوع المسیح اُس کے گھرانے میں پیدا ہوں۔ حضرت یعقوب نے الہام سے یہوداہ کی سرفرازی کے بارے میں بتا دیا تھا کہ "یہوداہ سے سلطنت نہیں چھوٹے گی اور نہ اُسکی نسل سے حکومت کا عصا موقوف ہوگا جب تک شیلوہ نہ آئے" اور کہ "یہوداہ شیر ببر کا بچہ ہے" (پیدائش ۴۹: ۹، ۱۰)۔ اسیری کے بعد حضرت عزرا نے الہام سے یہوداہ کے متعلق یُوں لکھا "یہوداہ اپنے بھائیوں سے زور آور ہو گیا اور سردار اُسی میں سے

نکلا" (۱-تواریخ ۵ : ۲)۔

خروجِ مصر سے ہی بنی یہوداہ ممتاز نظر آتے تھے۔ بیابان میں قیام کرتے وقت وہ ایک خاص ترتیب سے ڈیرے لگاتے تھے۔ پڑاؤ کے درمیان خیمہء اجتماع ہوتا اور اس کے مشرق میں بنی یہوداہ ڈیرے ڈالتے۔ اس میں یہ اشارہ پایا جاتا ہے کہ آفتابِ صداقت (ملاکی ۴: ۲) یعنی یسوع المسیح انہی میں سے طالع ہوں گے۔ اور جب بنی اسرائیل کوچ کرتے تو سب سے پہلے بنی یہوداہ کوچ کرتے اور باقی قبیلے اُن کے پیچھے پیچھے چلتے (گنتی ۲ : ۹) کیونکہ دُنیا کا حقیقی پیشوا انہی میں سے آنے والا تھا۔ پھر ہر قبیلہ کا اُس نشان کے مطابق جو حضرت یعقوب نے اپنے بیٹوں کو نصیحت کرتے وقت دیا تھا (پیدائش ۴۹: ۱-۲۷) اپنا اپنا جھنڈا تھا۔ یہوداہ کے قبیلے کے جھنڈے کا نشان شیر تھا۔ یہی نام یسوع مسیح کو بھی دیا گیا ہے جو اس قبیلہ سے آنے والا تھا "دیکھ یہوداہ کے قبیلہ کا وہ ببر۔ جو داؤد کی اصل ہے" (مکاشفہ ۵: ۵)۔ یہودی روایت کے مطابق اس جھنڈے پر وہی الفاظ درج تھے۔ جو حضرت موسیٰ کوچ کرتے وقت کہا کرتے تھے: "اٹھ! اے خداوند! تیرے دشمن پراگندہ ہوں" (گنتی ۱۰ : ۳۵)۔

بنی یہوداہ میں سے اللہ تعالیٰ نے یسّی کو چُنا کہ یسوع المسیح اُس کے گھرانے میں پیدا ہوں۔ وہ بیت لحم کے ایک ذی وقار زمیندار تھے اور اُن کے آٹھ بیٹے تھے۔ انہی میں سے حق تعالیٰ نے سب سے چھوٹے بیٹے داؤد کو چُنا کہ بادشاہی اور پیغمبری اُسے دے اور یسوع المسیح بھی اُسی کی نسل سے آئیں۔

بنی اسرائیل کا پہلا بادشاہ ساؤل تھا لیکن وُہ حق تعالےٰ کا نافرمان ثابت ہُوا۔ چنانچہ خُدا نے سموئیل نبی کی معرفت اُسے کہا "تُو نے خُداوند اپنے خُدا کے حُکم کو جو اُس نے تجھے دیا نہیں مانا، ورنہ خُداوند تیری سلطنت بنی اسرائیل میں ہمیشہ تک قائم رکھتا۔ لیکن اب تیری سلطنت قائم نہ رہے گی کیونکہ خُداوند نے ایک شخص کو جو اُسکے دل کے مُطابق ہے تلاش کر لیا ہے" (۱۔ سموئیل ۱۳: ۱۳-۱۴) - اور وُہ شخص حضرت داؤد تھے جنہیں ساؤل کی موت کے بعد اللہ تعالےٰ نے بنی اسرائیل کا بادشاہ مُقرر کیا۔ حضرت داؤد کے زمانہ میں بنی اسرائیل کو بڑی فراغت اور خوشحالی نصیب ہُوئی۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت داؤد انتظامِ الٰہی برائے نجات میں ایک مرکزی حیثیت رکھتے ہیں۔

حضرت داؤد سے دو شاخیں نکلتی ہیں اور اِن دونوں شاخوں کے انجام پر خُداوند یسوع مسیح آتے ہیں تاکہ کامل طور پر ابنِ داؤد ہوں۔ ایک شاخ۔ یوسف نجار شوہر مُقدسہ مریم کی ہے اور دُوسری صدیقہ مریم کی جن سے المسیح تولّد ہُوئے۔

حضرت داؤد کی سب بیگمات سے ۱۹ بیٹے پَیدا ہُوئے تھے۔ جن میں سے اللہ تعالیٰ نے بت سبع کے بیٹے حضرت سلیمان کو چُنا کہ وہ حضرت داؤد کے جانشین ہوں اور المسیح اُس کے گھرانے سے آئیں۔ متیّ رسول اپنا نسب نامہ اِسی شاخ سے بیان کرتے ہیں۔

دُوسری شاخ جسے حضرت لُوقا بیان کرتے ہیں وُہ ناتن سے شروع ہوتی ہے۔ یہ بھی حضرت سلیمان کے سگے بھائی تھے جو بت سبع سے پَیدا ہُوئے تھے۔ مُقدسہ مریم جن سے المسیح تولّد ہُوئے

اِسی شاخ سے تعلق رکھتی تھیں ۔ حضرت ناتن کو حضرت سلیمان کے مُقابلہ میں اہمیت نہیں ملی کیونکہ حضرت داؤد سے بادشاہت حضرت سُلیمان اور اُن کی اولاد میں چلی گئی تھی ۔

اناجیل میں یسوع المسیح کے جو دو نسب نامے بیان ہوئے ہیں ان میں دو نام یعنی شلتی ایل یا سیالتی ایل اور زرُبّابل ایسے ہیں جو دونوں میں بیان ہوئے ہیں ۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک شخص دونوں شاخوں میں شمار ہو! ہم اِس کا جواب دونوں نسب ناموں میں تقابل کے تحت دیں گے ۔

زرُبّابل بن سیالتی ایل یہودی تاریخ کا ایک اہم شخص تھا ۔ یہ اسیری کے زمانہ میں بابل میں تھا ۔ لیکن جب شاہِ فارس خورس اعظم نے یہودی جلاوطنوں کو اپنے وطن جانے کی اجازت دی تو اُس نے زرُبّابل کو یہوداہ کا ناظم مُقرر کیا (عزرا ۱:۸؛ ۵: ۱۴) ۔ یہاں نام شیس بضر ہے یہ مُمکن ہے کہ جِس طرح دانی ایل کو اہلِ بابل نے دُوسرا نام بیلطشضر دیا تھا (دانی ایل ۱: ۷) اِسی طرح زرُبّابل کو بھی دُوسرا نام شیس بضر دیا ہو ۔ تاہم بعض مُفسّرین کے نزدیک یہ زرُبّابل کا ماموں تھا اور ہو سکتا ہے کہ اُس کی موت کے بعد وُہ ناظم مُقرر ہُوا ہو ۔

اُس نے ہیکل کی دوبارہ تعمیر میں ایک اہم کردار ادا کیا ۔ پہلی ہیکل جسے حضرت سلیمان نے تعمیر کیا تھا، اُسے کسدیوں یعنی اہلِ بابل نے تباہ و برباد کر دیا تھا اور وہ ستّر برس تک برباد پڑی رہی ۔ زرُبّابل نے سب سے پہلے مذبح بنایا اور ہیکل کی بنیاد ڈالی ۔ اِس کام میں اُس کے ساتھ حجّی نبی، صفنیاہ نبی، زکریاہ نبی،

نحمیاہ نبی، عزرا فقیہ اور سردار کاہن یشوع شامل تھے۔ زکریاہ ۳: ۸ میں اُسے شاخ کہا گیا ہے۔ یہ اُس کے نام کے مفہوم پر چُکست ہے کیونکہ زربابل کا مطلب بابل کی شاخ ہے۔ لیکن بہت جلد یہودیوں کے دُشمنوں نے مخالفت شروع کر دی اور شاہِ فارس کو خط لکھ کر کام بند کروا دیا۔ ۵۲۰ ق م میں کام پھر شروع ہُوا اور چار سال میں مکمل ہوگیا اور نئی ہیکل کی تقدیس بڑی دُھوم دھام سے کی گئی (عزرا ۶: ۱۶-۲۲)۔

حضرت لُوقا اپنے نسب نامہ کے آخری حصّہ میں انیس ۱۹ نام دیتے ہیں۔ پہلا نام ریسا ہے جسے زرُبابل کا بیٹا بتایا گیا ہے۔ لیکن ۱۔تواریخ ۳: ۱۹-۲۴ کے مُطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ زربابل کے بیٹوں میں سے کسی کا نام ریسا نہیں تھا۔ اِس بنا پر بعض لوگوں نے یہ خیال ظاہر کیا کہ ریسا کسی شخص کا نام نہیں تھا بلکہ گرفتاری کے زمانہ کے شہزادوں کا خطاب تھا جسے کسی کاتب نے زربابل کے مقابل حاشیہ میں بطور خطاب لکھ دیا اور بعد میں کسی کاتب نے نقل کرتے وقت اُسے نام سمجھتے ہُوئے سہواً متن میں داخل کر دیا اور اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ یہ نسب نامہ بھی حضرت یُوسف نجار کا ہے۔

اِس نسب نامہ کے آخری حصّہ کے آخری نام میں ایک اور تضاد نظر آتا ہے۔ یہاں یُوسف نجار کو عیلی کا بیٹا بتایا گیا ہے حالانکہ وُہ یعقوب کا بیٹا تھا جیسے کہ متّی رسُول نے اپنے نسب نامہ میں بیان کیا ہے۔ ہم ان دونوں پر اپنے تقابلِ نسب نامہ کے تحت

اعتراضات میں روشنی ڈالیں گے۔

دونوں نسب ناموں کی صحت

ان نسب ناموں کی نسبت ہمیں پوری تسلی ہے کہ یہ درست اور صحیح ہیں۔ متی رسول اور حضرت لوقا مقدسہ مریم اور اُن کے رشتہ داروں کے ہمعصر بزرگ تھے۔ اگر یہ غلط ہوتے تو وُہ لوگ ان پر ضرور اعتراض کرتے۔

متی رسول نے زربابل سے اوپر کے نام عہدِ عتیق سے لئے ہیں اور اُن سے نیچے کے نام ان کے خانگی نسب ناموں سے۔ حضرت لوقا نے مقدسہ مریم سے لے کر حضرت داؤد تک نام ان کے خانگی نسب ناموں سے لئے باقی عہدِ عتیق سے۔ جب مقدسہ مریم اور یوسف اسم نویسی کے لئے بیت لحم گئے تو ظاہر ہے کہ اپنے نسب ناموں کے مطابق گئے تھے۔ اگر اُن کے پاس نسب نامے نہ ہوتے تو وُہ وہاں کیونکر جاتے اور قبول ہوتے؟ جب وہاں ان کے نسب ناموں کا اعتبار کیا گیا تو واجب ہے کہ یہاں ہم بھی اُن کا اعتبار کریں۔

پھر یہ بات بھی ہے کہ یسوع المسیح کے ہمعصر یہودیوں نے باوجود سخت دشمنی کے اُن پر کبھی اعتراض نہ کیا اور نہ عہدِ جدید میں کہیں ذکر ہے کہ اُنہوں نے المسیح کے ابنِ داؤد ہونے پر کچھ کہا ہو! اگر یہ نسب نامے غلط ہوتے تو اُن کے لئے مسیح کا انکار

کرنے کے لئے اچھا موقع تھا - ان نسب ناموں میں المسیح کا
ابنِ داؤد ہونا مرکزی بات ہے کیونکہ اللہ تعالےٰ نے جو وعدے
حضرت ابرہام، حضرت اضحاق اور حضرت یعقوب سے کئے وُہ
سب حضرت داؤد تک پہنچتے ہیں اور ابنِ داؤد ہونے کے
ناتے سے یسوع المسیح تک - لیکن وہ سب چُپ رہے جس سے
ظاہر ہے کہ یہ نسب نامے دُرست تھے -

علاوہ ازیں، پولُس رسُول جو مُشرف بمسیحیت ہونے سے پیشتر
مسیح اور مسیحیّت کے سخت دشمن تھے، اگر یسوع المسیح کا ابنِ داؤد
ہونا جیسے کہ نسب نامے بیان کرتے ہیں غلط ہوتا تو وُہ ضرُور اِس
کی بُنیاد پر مسیحیّت پر حملے کرتے - لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ وُہ اِس کی
تائید کرتے ہیں - وُہ لکھتے ہیں "جسم کے اعتبار سے تو وُہ (المسیح) داؤد کی
نسل سے پیدا ہُوا - لیکن پاکیزگی کی رُوح کے اعتبار سے مُردوں میں
سے جی اُٹھنے کے سبب سے قدرت کے ساتھ خدا کا بیٹا
ٹھہرا" (رومیوں ۱: ۳-۴) - پھر لوگ بھی المسیح کو ابنِ داؤد جانتے
اور پُکارتے تھے: "اُس نے چلّا کر کہا اَے یسوع ابنِ داؤد
مجھ پر رحم کر" (لُوقا ۱۸: ۳۹) - اور یسوع نے اِس بات کو قبول
کیا بلکہ مکاشفہ ۲۲: ۱۶ میں خوُد فرمایا کہ "مَیں داؤد کی اصل و نسل
اور صبح کا چمکتا ہُوا ستارہ ہُوں"۔

پس اِن اثبات کی موجُودگی میں یہ اظہر من الشّمس ہے کہ یسوع
المسیح کے یہ دو نسب نامے جن میں سے ایک میں اُنہیں یُوسف
نجّار کی نسل اور دُوسرے میں مُقدّسہ مریم کی نسل سے ابنِ داؤد

ثابت کیا گیا ہے درست اور صحیح ہیں۔

دونوں نسب ناموں میں تقابُل

جب ہم انجیلِ جلیل میں مرقوم دونوں نسب ناموں کا موازنہ کرتے ہیں تو بظاہر چند متناقص باتیں نظر آتی ہیں۔ متّی رسول حضرت ابرہام سے شروع کر کے حضرت داؤد تک چودہ ۱۴ پشتیں بتاتے ہیں۔ یہاں تک وہ حضرت لُوقا کے ساتھ متفق ہیں۔ اِس کے بعد تفاوت شروع ہوتا ہے۔ یہ تفاوت ظاہر کرنے کے لئے ہم دونوں نسب نامے ذیل میں دیتے ہیں:

شجرۂ نسب یسوع المسیح

بمطابق متّی رسول		بمطابق حضرت لُوقا
داؤد سے سُلیمان	۱	داؤد سے ناتن
رحبعام	۲	متّتاہ
ابیاہ	۳	مِنّاہ
آسا	۴	ملےآہ
یہوسفط	۵	اِلیاقیم
یُورام	۶	یوناں

حصہ	نام	نمبر	نام
دوسرا حصہ	عُزّیاہ	-۷-	یُوسُف
	یُوتام	-۸-	یہُوداہ
	آخز	-۹-	شمعون
	حزقیاہ	-۱۰-	لاوی
	مُنسّی	-۱۱-	متات
	امُون	-۱۲-	یوریم
	یُوسیاہ	-۱۳-	الیعزر
	یکُونیاہ	-۱۴-	یشُوع
			عیر
			المودام
			قوسام
			اَدّی
			ملکی
			نیری
تیسرا حصہ	سیالتی ایل	-۱-	سیالتی ایل
	زرُبابل	-۲-	زرُبابل
	ابیہود	-۳-	ریسا
	الیاقیم	-۴-	یُوحناہ
	عازور	-۵-	یُوداہ
	صدوق	-۶-	یوسیخ
	اخیم	-۷-	شمعی

الیہود	-۸-	متتیاہ
الیعزر	-۹-	ماعت
متان	-۱۰-	نوگہ
یعقوب	-۱۱-	اسلیاہ
		ناحوم
یوسف	-۱۲-	عاموس
یسوع	-۱۳-	متتیاہ
		یوسف
		ینا
		ملکی
		لاوی
		متات
		عیلی
		یوسف (مریم کا شوہر)
		یسوع

اِن تفاوات کو دیکھ کر اکثر لوگوں کے ذہن میں سوال اٹھتے ہیں۔ ہم اُن کے سوالات مع اپنے جوابات درجِ ذیل کرتے ہیں تاکہ قارئینِ کرام کو علم ہو جائے کہ یہ اعتراضات دراصل عدم واقفیت کی وجہ سے ہیں ورنہ یہ دونوں نسب نامے یسوع المسیح کے ہی ہیں اور اِن میں کوئی فرق نہیں ہے۔

پہلا اعتراض : دُوسرے حصّے میں متّی رسُول ۱۴ پشتیں گنواتے ہیں اور یہ عرصہ ۳۸۳ سال پر محیط ہے جبکہ لُوقا رسُول اسی عرصہ کے لئے ۲۰ پشتیں بتاتے ہیں۔

جواب : جیساکہ ہم نے پہلے بیان کیا ہے کہ متّی رسُول یسوع المسیح کو حضرت داؤد کے تخت کا وارث ثابت کرنے کے لیے شاہی خاندان کا شجرۂ نسب پیش کرتے ہیں۔ چونکہ حضرت داؤد سے تخت حضرت سلیمان اور اُن کی اولاد کو منتقل ہو گیا تھا اِس لئے متّی رسُول حضرت سلیمان اور اُن کی اولاد کا نسب نامہ دیتے ہیں۔ لیکن حضرت لوقا، حضرت سلیمان کے سگے بھائی ناتن کا شجرۂ نسب رقم کرتے ہیں۔ پس جو چودہ پشتیں متّی رسُول نے لکھی ہیں وہ حضرت سلیمان کی ہیں اور جو حضرت لُوقا نے بیس ۲۰ بتائی ہیں وہ ناتن کی ہیں۔

دُوسرا اعتراض : متّی رسُول دعوےٰ کرتے ہیں کہ اُن کے نسب نامہ کے ہر حصّے میں چودہ چودہ نام ہیں جبکہ آخری حصّہ میں صِرف تیرہ نام ہیں۔

جواب : اِس کے کئی ایک جواب ہیں۔ بعض کے نزدیک یکونیاہ کو دو مرتبہ گنا گیا ہے یعنی دُوسرے حصّے میں نمبر ۱۴ اور تیسرے حصّے میں نمبر ۱۔ بعض مُقدّسہ مریم کو تیسرے حصّے میں شمار کرتے ہیں تاکہ ۱۴ کی گنتی پُوری ہو جائے۔ بعض یہ سمجھتے ہیں کہ مُترجم نے غلطی سے دو ناموں کی مشابہت کی وجہ سے دونوں کو ایک ہی نام سمجھتے ہُوئے ایک لکھ دیا۔ دراصل آیت ۱۱ میں "یکونیاہ" کی بجائے یہُویقیم تھا (دیکھئے ۱۔ تواریخ ۳ : ۱۵ "یُوسیاہ کے بیٹے یہ تھے۔ پہلوٹھا

یُوحنان، دُوسرا یہویقیم ....") اور آیت ۱۲ میں در حقیقت "یہویاکین" تھا (دیکھئے ۲-تواریخ ۳۶ : ۸ "یہویقیم .... کا بیٹا یہویاکین اُس کی جگہ بادشاہ ہُوا")۔ لیکن غالباً مُترجم نے ترجمہ کرتے وقت دونوں ناموں کو ایک ہی طرح لکھ دیا۔ در حقیقت آیت ۱۱ میں یہویقیم ہے اور آیت ۱۲ میں یہویاکین ہے۔

بے شک اِس طرح ایک نام اَور مل جاتا ہے اور گنتی پُوری ہو جاتی ہے لیکن اِس میں قباحت یہ ہے کہ متّی رسُول ہر دو ناموں کے بعد میں "پیدا ہُوا" لکھتے ہیں جبکہ اِس طرح باپ یہویقیم اور بیٹے یہویاکین کے درمیان "پیدا ہُوا" لکھا نہیں ملے گا۔

لیکن جب ہم ۲-سلاطین ۲۳ : ۳۰، ۳۴ اور ۲۵ : ۷ پڑھتے ہیں تو بات صاف ہو جاتی ہے۔ یوسیاہ بادشاہ کی مجدّو میں ہلاکت کے بعد اُس کا بڑا بیٹا تخت پر بیٹھا لیکن فرعون نکوہ شاہِ مِصر نے اُسے معزول کر دیا اور مِصر لے گیا اور اُس کی جگہ یہویقیم کو بادشاہ مُقرر کیا۔ اُس نے گیارہ سال حکومت کی۔ اِس کے بعد شاہِ بابل نے اُسے ہلاک کر دیا اور اس کے بڑے بیٹے یہویاکین (متّی کے یکونیاہ) کو بادشاہ مُقرر کر دیا۔ تین ماہ حکومت کرنے کے بعد اُسے بھی بابل لے گئے اور اُس نے وہاں ایک لمبا عرصہ جلاوطنی میں گزارا۔ تب اُس کا چچا صِدقیاہ تخت پر بیٹھا لیکن جلد ہی اُس کو اندھا اور جلاوطن کر دیا گیا۔ متّی رسُول یہاں ناموں کی فہرست ہی نہیں دے رہے ہیں بلکہ اِس کا تعلق بنی اِسرائیل کی تاریخ سے بیان کر رہے ہیں۔

داؤد بادشاہ کی نسل کے بادشاہوں کا خاتمہ یوسیاہ کے پوتے یکونیاہ سے ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آیت ۱۱ میں پوتے کا نام آیا ہے نہ کہ یکونیاہ کے باپ یہویقیم کا۔ متی رسول اس تاریخی پیچیدگی کو یوں حل کرتے ہیں کہ وہ "یوسیاہ سے یکونیاہ اور اُس کے بھائی پیدا ہوئے" لکھتے ہیں۔ لیکن یکونیاہ کا صرف ایک بھائی تھا جس کے بارے میں ہمیں کچھ علم نہیں، اس لئے یہ اُس کے رشتہ دار تھے جن میں اُس کا وہ چچا بھی شامل تھا جو اُس کے بعد تخت پر بیٹھا تھا۔ چنانچہ آیت ۱۱ میں یوسیاہ کے بعد یکونیاہ اور آیت ۱۲ میں یکونیاہ سے سیالتی ایل کے ناموں کے ذریعہ وہ پوری افسوسناک تاریخ کو بیان کرتے ہیں۔ تمام یہودی اس سے فوراً ہی سمجھ جاتے تھے کہ متی رسول یہاں یوسیاہ اور یکونیاہ کے ذریعہ پوری نسل کو بیان کر رہے ہیں یعنی یوسیاہ کے دو بیٹے جنہوں نے یکونیاہ سے پہلے بادشاہی کی اور ایک جس نے اُس کے بعد کی۔ ان تینوں بھائیوں میں سے ایک کو اس سلسلہ کو جاری رکھنا تھا اور وہ دوسرا بیٹا تھا جسے پہلے گروہ کے ساتھ جلاوطن کر دیا گیا تھا۔ پس متی رسول تیسرے حصے کے شروع میں یکونیاہ کے ذکر سے اُس نسل کی طرف سے اشارہ کرتے ہیں جو "بھائیوں" کے ذکر میں مضمر تھی۔

دراصل ہمارے لئے جو بات اُلجھن کا باعث ہے وہ ابتدائی قارئین کے لئے بالکل صاف تھی کیونکہ وہ تفصیلات سے پوری طرح آگاہ تھے۔ یہی وجہ ہے کہ متی رسول بڑے دعوے سے کہتے ہیں کہ ہر حصے میں چودہ ۱۴ پشتیں ہیں۔

تیسرا اعتراض: متی رسول سیالتی ایل کو یکونیاہ کا بیٹا بتاتے ہیں حالانکہ یکونیاہ یرمیاہ ۲۲ : ۳۰ کے مطابق بے اولاد تھا جبکہ حضرت لوقا اُسے نیری کا بیٹا بتاتے ہیں۔

جواب: حضرت لوقا سیالتی ایل کے حقیقی باپ کا نام لکھتے ہیں جبکہ متی رسول اُس کے قانونی باپ کا۔ بنی اسرائیل میں اللہ تعالےٰ نے یہ قانون مقرر کیا تھا کہ اگر کسی کا بھائی مر جائے اور بے اولاد ہو تو دوسرا بھائی اُس کی بیوی لے اور اُس سے اولاد پیدا کرے تا کہ بھائی کی نسل چلتی رہے۔ اِسی طرح جو اولاد پیدا ہوتی وہ بھائی کے نام سے کہلاتی تھی (دیکھئے اِستثنا ۲۵ : ۵ -- ۱۰)۔ یاد رہے کہ یکونیاہ جب اٹھارہ سال کا تھا تو اسیری میں چلا گیا تھا اور ۳۷ سال بابل میں اسیر رہا اور وہیں مر گیا۔ اُس کو کونیاہ اور یہویاکین بھی کہتے ہیں۔ پس ظاہر ہے کہ اُس کے بھائی نیری نے شریعت کے مطابق اُس کے لئے اولاد پیدا کی اور وُہ یکونیاہ کے نام سے کہلائی۔ پس سیالتی ایل، یکونیاہ کا صلبی بیٹا نہیں تھا بلکہ قانونی بیٹا۔

اور جہاں تک یکونیاہ کے بے اولاد ہونے کا تعلق ہے تو معلوم ہو کہ وُہ حضرت داؤد کی اولاد میں آخری بادشاہ تھا جو بڑا شریر تھا۔ وُہ اپنی رعایا کو بُت پرستی کی طرف لے گیا جس کے نتیجہ میں وُہ بابل کی اسیری میں چلے گئے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یرمیاہ ۲۲ : ۳۰ میں فرمایا "اِس آدمی کو بے اولاد لکھو جو اپنے دِنوں میں اقبالمندی کا مُنہ نہ دیکھے گا کیونکہ اُس کی اولاد میں سے کبھی کوئی ایسا اقبالمند نہ ہو گا کہ داؤد کے تخت پر بیٹھے اور یہوداہ

پر سلطنت کرے"۔ اِس فتویٰ کا مطلب یہ ہے کہ اُس کی نسل سے کوئی آدمی تخت نشین نہیں ہوگا جیسے حضرت داؔؤد کی اولاد میں سے دیگر سلاطین ہوتے آئے ہیں۔ پس اِس کے ساتھ ظاہری سلطنت کا خاتمہ ہوگیا۔ لیکن اِس سے الٰہی سلطنت کا اِنکار ہرگز نہیں ہے جس کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؔؤد سے کیا تھا اور نہ اُس کی جسمانی اولاد کا انکار ہے۔ حضرت عزؔرا نے ۱۔ تواریخ ۳: ۱۷-۱۹ میں اُس کے بیٹوں کا ذِکر کیا ہے۔ لِکھا ہے: "یکوؔنیاہ جو اسیر تھا اُس کے بیٹے یہ ہیں۔ سیالتی ایل، اور ملکرام اور فدایاہ اور شیناضر، یقمیاہ۔ ہوسمع اور ندبیاہ"۔

اِس لعنت کا اِطلاق یسوع اؔلمسیح پر نہیں ہوتا۔ اگر آپ یوسف نجار کے صُلب سے پیدا ہوتے تو داؔؤد کے تخت کے حقدار نہ ہوتے، البتہ یوسف نجار کے وسیلہ سے جو آپ کے قانونی طور پر باپ تھے، داؔؤد کے تخت کے حقدار ہو سکتے ہیں۔ چونکہ یسوع المسیح کی رگوں میں یوسف نجار کا خون نہیں تھا اِس لئے وُہ اُس لعنت سے متاثر نہیں ہوتے جو یکونیاہ کی نسل کے لئے تھی۔ یسوع، صدیقہ مریم کے وسیلہ سے جو اُن کی حقیقی والِدہ تھیں اور حضرت داؔؤد کی نسل سے تھیں لیکن یکونیاہ کی نسل سے نہیں تھیں داؔؤد کے تخت کے حقدار ہیں۔ کنواری سے پیدا ہونے کے معجزہ سے وُہ لعنت جو یکونیاہ کی اولاد پر تھی اُن پر نہیں آتی مگر وہ نبوّت کہ وُہ داؔؤد کا بیٹا کہلائے گا پوری ہوتی ہے۔

چوتھا اعتراض : سیالتی ایل اور زرُبابل کے نام دونوں نسب ناموں میں کیسے آ گئے ؟

جواب : چونکہ متی رسول یسوع المسیح کے شرعی باپ کا شجرہ پیش کرتے ہیں اس لئے اُنہوں نے یکونیاہ کے شرعی بیٹے کا نام دیا جبکہ حضرت لوقا صدیقہ مریم کا حقیقی نسب نامہ، اس لئے وہ نیری کے صُلبی بیٹے کا نام دیتے ہیں۔ یہ دونوں نام بڑے اہم ہیں کیونکہ یہاں سے نسب نامے دو واضح شاخوں میں بٹ جاتے ہیں۔ زرُبابل کے ایک بیٹے ابیہود کی نسل میں یوسف نجار پیدا ہوتے ہیں جو یسوع المسیح کے شرعی باپ تھے اور دُوسرے بیٹے ریسا کی نسل میں صدیقہ مریم پیدا ہوتی ہیں جو مسیح کی حقیقی والدہ تھیں۔ پس ان دونوں ناموں کا دونوں نسب ناموں میں آنا ایک لازمی امر تھا۔

پانچواں اعتراض : متی اور لوقا نے بالاتفاق زرُبابل کو سیالتی ایل کا بیٹا لکھا ہے۔ مگر ۱-تواریخ ۳: ۱۸-۱۹ سے ثابت ہوتا ہے کہ زرُبابل تو فِدایاہ کا بیٹا ہے۔

جواب : یکونیاہ کے بیٹے یشیر کے سات بیٹے تھے۔ پہلا سیالتی ایل اور تیسرا فِدایاہ۔ فِدایاہ کا بیٹا زرُبابل ہے۔ پس سیالتی ایل، زرُبابل کا تایا ہُوا۔ لیکن سیالتی ایل لاولد تھا اس لئے اُس نے اپنے تیسرے بھائی فِدایاہ کا بیٹا زرُبابل لے کر اپنا بیٹا قرار دیا تاکہ اپنی میراث اس کو دے۔ اس لئے زرُبابل

کو کہیں سیالتی ایل اور کہیں فدایاہ کا بیٹا لکھا ہے۔ (دیکھئے ۱۔ تواریخ ۳: ۱۸-۱۹ قب عزرا ۳: ۲؛ نحمیاہ ۱۲: ۱؛ حجی ۱: ۱)۔

چھٹا اعتراض: پھر سیالتی ایل اور زربابل جو سلیمان کی شاخ میں ہیں وہ ناتن کی شاخ میں کیسے آ گئے؟

جواب: سیالتی ایل، یکنیاہ بن یہوئیقیم کا پہلوٹھا بیٹا ہے۔ پس ضرور سلیمانی شاخ سے ہے۔ لیکن لوقا اُسے ناتن کی شاخ میں نیری کا بیٹا بھی لکھتا ہے۔ دراصل سیالتی ایل نیری کا حقیقی بیٹا نہیں ہے بلکہ نیری کی بیٹی سے شادی کر کے بحق دامادی بیٹا ہے۔ اور جب اُس کے گھر میں بھی صرف بیٹی پیدا ہوئی تو وہ اپنے لے پالک اور برادر زادہ زربابل کو دی گئی اور اُس سے ریسا پیدا ہوا جس سے ناتن کا نسب نامہ بمطابق لوقا مقدسہ مریم تک چلا گیا۔ یوں شادی کے سبب سے سلیمانی شاخ کے شخص سیالتی ایل اور زربابل ناتن کی شاخ میں آ گئے۔

ساتواں اعتراض: ۱۔ تواریخ ۳: ۱۹-۲۰ کے مطابق ریسا اور ابیہود زربابل کے بیٹے نہیں تھے لیکن متی اور لوقا ان دونوں کو زربابل کے بیٹے بتاتے ہیں۔

جواب: ۱۔ تواریخ ۳: ۱۹-۲۰ میں زربابل کی نسل کا ذکر سلیمانی شاخ کی طرف سے ہوا ہے جبکہ ریسا یہودی دستور

کے مطابق شادی کے سبب سے ناتن کی شاخ کا شخص ہے اس لئے اُس کا نام وہاں آ نہیں سکتا تھا۔

پھر ابیہود کا نام وہاں کیوں نہ آیا؟ اس کے بارے میں علما نے تین احتمال بیان کئے ہیں۔ شاید وہ زربابل کے پوتوں میں سے تھا اور متی نے ضرور انتخابی نسب نامہ لکھا ہے۔ یا ممکن ہے ابیہود کے دو نام ہوں ایک تاریخ میں آ گیا اور دوسرا خانگی نسب نامہ میں رہا۔ یا جب تواریخ کے مصنف نے اپنی کتب لکھیں تو ممکن ہے کہ وہ بعد تحریرِ کتاب کسی وقت پیدا ہُوا ہو اور وہی وارث ٹھہرا ہو۔

آٹھواں اعتراض: متی رسول یوسف نجار کو یعقوب کا بیٹا بتاتا ہے لیکن لوقا کے نسب نامہ میں اُسے عیلی کا بیٹا بتایا گیا ہے۔

جواب: یوسف، حقیقتاً یعقوب کا بیٹا تھا لیکن لوقا اُس کی شرعی حیثیت کی وجہ سے اُسے عیلی کا بیٹا بتاتا ہے۔ یوسف مقدسہ مریم کا شوہر ہونے کے ناتے عیلی کا داماد تھا۔ یہودی شریعت کے مطابق بحقِ دامادی وہ عیلی کا بیٹا ہی تھا اور اُس نے عیلی پدرِ مریم کی میراث پائی۔

بنی اسرائیل کے نسب ناموں کی کیفیت سمجھنے کے لئے مناسب ہوگا کہ قارئین گنتی ۲۷: ۱-۱۱؛ ۳۶: ۱-۱۳؛ استثنا ۲۵: ۵-۹ اور پیدائش ۳۸: ۷-۱۰ پڑھیں تاکہ معلوم ہو

جائے کہ کبھی وارث کو مُورِث کا بیٹا یا داماد کو خسر لاولد کا فرزند کہتے ہیں یا لاولد مُتوفیٰ شخص کی بیوی سے کوئی خونی رشتہ کا شخص بیاہ کرے اور مُتوفیٰ کی نسل جاری کرے تو وہ اولاد بھی مُتوفیٰ کی نسل مانی جاتی تھی - اِس قاعدہ سے کبھی ایک شخص دو نسب ناموں میں مندرج ہوتا تھا - کبھی اپنے سگے باپ کے نسب نامہ میں صُلبی فرزند ہو کے اور کبھی خُسر کے نسب نامہ میں شرعی فرزند کی حیثیت سے -

نواں اِعتراض : مسیح کے نسب نامہ میں عورات کے نام آتے ہیں جبکہ یہ یہُودیوں کے دستُور کے خلاف ہے -

جواب : بلاشبہ یہودی نسب ناموں میں عورتوں کو شامل نہیں کیا جاتا تھا - اِس کی ایک وجہ تو یہ تھی کہ نسل مردوں سے چلتی ہے نہ کہ عورتوں سے - دُوسری یہ کہ یہُودی اور یونانی تہذیب میں عورتوں کو گھٹیا سمجھا جاتا تھا - عورتوں کو کوئی قانونی حق حاصل نہ تھا - وہ جائداد کی وارث نہیں ہو سکتی تھیں اور نہ عدالت میں گواہی دے سکتی تھیں - یہُودی مرد ہر روز دُعا کرتے تھے کہ " اے خُدا تیرا شُکر ہو تُو نے مُجھے غیر قوم ، غلام یا عورت نہیں بنایا" - لیکن یہ دُنیا کے نجات دہندہ کا نسب نامہ ہے جس میں حق تعالیٰ نے خواتین کو شامل کر کے یہ دِکھایا ہے کہ اُس کے فضل کی گہرائی کتنی عمیق ہے - وُہ جو دُنیا کو بچانے کے لئے آنے والا تھا اُس کے ہاں جِنس کی کوئی

قید نہیں ہو گی۔ اُس کے نزدیک طبقہء نسواں بھی اتنا ہی قیمتی اور قدر و منزلت کا حامل ہے جتنا کہ مرد ہیں۔ اُن کی رُوح کی بھی اللہ تعالیٰ کو اتنی ہی فکر ہے جتنی کہ مرد کی رُوح کی۔

دسواں اعتراض: یسوع المسیح کی دادیاں/ نانیاں گنہگار تھیں جنکے خُون سے آپ کا وجُود ظہُور پذیر ہُوا۔

جواب: جب کوئی شخص خواہ وُہ اپنی گزشتہ زندگی میں کتنا ہی گنہگار کیوں نہ رہا ہو، اللہ تبارک و تعالےٰ پر ایمان لے آتا ہے تو وُہ دائرہء مومنین میں شامل ہو جاتا ہے۔ اب وُہ حق تعالےٰ کی نظر میں راستباز ہے اور خدا اُس کے گناہوں کو پھر یاد نہیں کرتا۔ اگر کُلیّہ قاعدہ یہ ہو کہ ایمان لانے کے بعد بھی گزشتہ گناہ برقرار رہتے ہیں جیسا کہ معترضین کے اعتراض سے ظاہر ہوتا ہے تو پھر کوئی شخص بھی اور کسی طریقے سے بھی راستباز نہیں ٹھہر سکتا۔ یہ خواتین چونکہ ایمان کے وسیلہ سے خُداوند کے گھرانے میں شامل تھیں اس لئے راستباز تھیں۔

ہم یہاں ان خواتین کے بارے میں بالتفصیل درج کرتے ہیں تاکہ قارئین کرام پر ظاہر ہو جائے کہ وُہ کون تھیں اور کس طرح حلقہء خُداوندی میں داخل ہُوئیں۔

۱۔ تمر کا ذکر پیدائش ۳۸ باب میں ملتا ہے۔ یہ یہُوداہ کی بہُو تھی۔ چونکہ یہُوداہ کی نسل میں المسیح کو پیدا ہونا تھا اسلئے

یہ اُس کا حق تھا کہ المسیح کی دادی بنے۔ وہ یہوداہ کے پہلوٹھے بیٹے عیر کی بیوی تھی جو مر چکا تھا (پیدائش ۳۸: ۶، ۷)۔ تب شریعت کے مطابق وہ چھوٹے بھائی اونان کی بیوی بنی کہ عیر کی نسل کو قائم کرے مگر اُس نے دغا بازی سے المسیح کے سلسلہ کو روکنا چاہا اور الٰہی انتظام کا مقابلہ کیا۔ یہ کوئی معمولی بات نہیں تھی اس لئے خدا نے اُسے ہلاک کر دیا۔ تمر بہت دنوں تک اپنے باپ کے گھر میں بیٹھ کر اپنے سسر یہوداہ کے اِس وعدے کا انتظار کرتی رہی کہ جب اُس کا چھوٹا بیٹا سیلہ جوان ہو گا تو وہ اُسے دے دیگا (آیت ۱۱)۔ لیکن یہوداہ نے وعدہ پورا نہ کیا کیونکہ اُسے ڈر تھا کہ کہیں اُس کا حشر بھی اُس کے بیٹے اونان جیسا نہ ہو۔ پس تمر نے اپنا حق لینے کا فیصلہ کیا۔ اِس دوران یہوداہ کی بیوی بھی مر چکی تھی۔ پس جب تمر کو علم ہوا کہ اُس کا سسر فلاں راستے سے فلاں دن گزرے گا تو وہ کسبی کا روپ دھار کر راستے میں بیٹھ گئی۔ اور جب یہوداہ وہاں سے گزرا تو اُس نے کسبی سمجھ کر اُس سے صحبت کی۔ اُسے قطعاً علم نہیں تھا کہ وہ اُس کی بہو ہے۔

تمر، ایک کنعانی عورت تھی جس نے یہودیت کو قبول کر لیا تھا۔ وہ ایمان رکھتی تھی کہ المسیح یہوداہ کی نسل سے پیدا ہو گا۔ وہ اُس برکت میں حصہ لینا چاہتی تھی لیکن اُس کا خاوند مر چکا تھا اور یہوداہ نے وعدہ خلافی کی اس لئے اُس نے یہوداہ کی نسل کو جاری رکھنے کے لئے یہ کام کیا۔

علاوہ ازیں یہوداہ نے خود اقرار کیا کہ "وہ مجھ سے زیادہ صادق ہے کیونکہ میں نے اُسے اپنے بیٹے سیلہ سے نہیں بیاہا اور وہ پھر کبھی اُس کے پاس نہ گیا" (پیدائش ۳۸: ۲۶) -

۲- راحب: راحب دوسری عورت ہے جس کا ذکر یسوع المسیح کے نسب نامہ میں آتا ہے - یہ یریحو کی جو ایک بت پرست شہر تھا اور جسے تباہ و برباد کرنے کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا تھا رہنے والی اور کسبی تھی - لیکن اُس نے اپنی جان کو خطرے میں ڈال کر خداوند کی قوم کے جاسوسوں کو اپنے ہاں پناہ دی تھی (یشوع ۲:۱)- اُس نے جاسوسوں کے سامنے اقرار کیا کہ "خداوند تمہارا خدا ہی اوپر آسمان کا اور نیچے زمین کا خدا ہے" (آیت ۱۱)- جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئی تھی - پس جب حضرت یشوع نے یریحو کو پیوندِ خاک کر دیا تو اُس نے راحب بلکہ اس کے تمام گھرانے کی جان بخشی بھی کی (یشوع ۶: ۱۷، ۲۵) کیونکہ اُس نے خدا کی قوم پر مہربانی کی تھی- اب راحب نے اپنی گزشتہ حالت کو بالکل ترک کر کے اپنے گھرانے سمیت خدا کی برگزیدہ قوم بنی اسرائیل میں بود و باش اختیار کر لی اور اپنے بیش قیمت ایمان کے باعث راستباز ٹھہری (عبرانیوں ۱۱: ۳۱) -

۳- بت سبع: تیسری عورت جس کا ذکر یسوع المسیح کے نسب نامہ میں آتا ہے وہ اوریاہ کی بیوی تھی جو بعد میں حضرت

داؤد کی بیوی تھی۔ اُسکے خاوند کی زندگی ہی میں حضرت داؤد اُس کے ساتھ ہمبستر ہُوئے (۲-سموئیل ۱۱: ۴) مگر اِس کے بعد خُداتعالیٰ سے تنبیہ پاکر اُنہوں نے سچّی توبہ کی اور حق تعالےٰ نے اُنہیں مُعاف کیا (۲-سموئیل ۱۲: ۱۳)- وُہ اپنی شکستگی کی حالت کو یُوں بیان کرتے ہیں: "جب مَیں خاموش رہا تو دِن بھر کے کراہنے سے میری ہڈیاں گھُل گئیں۔ کیونکہ تیرا ہاتھ رات دن مجُھ پر بھاری تھا۔ میری تراوت گرمیوں کی خشکی سے بدل گئی۔ مَیں نے تیرے حضُور اپنے گُناہ کو مان لیا اور اپنی بدکاری کو نہ چھپایا"

(زبُور ۳۲: ۳-۵)-

اور جو لڑکا اِس حالت میں پیدا ہُوا وہ باوجُود حضرت داؤد کی گریہ وزاری کے مَر گیا (۲-سموئیل ۱۲: ۱۴) اور جس وقت اُس سے حضرت سلیمان اور ناتن پیدا ہوئے وُہ حضرت داؤد کی جائز بیوی تھی۔

بت سبع کی توبہ کے بارے میں تو بائبل میں ذکر نہیں لیکن ہمیں علم ہے کہ اُس پر خُدا کی طرف سے بڑا فضل ہُوا اور وُہ حضرت داؤد کی بیگمات میں افضل مانی گئی۔ اور اُس پر فضل کا دروازہ ایسا کھُلا کہ وُہ یسوع المسیح کی دادی ہُوئی، اُس کا بیٹا سلیمان تخت کا وارث ہُوا اور اُس کے دُوسرے بیٹے ناتن کی مُقدّسہ مریم پوتی ہُوئیں۔ اِس سے صاف ظاہر ہے کہ اُس نے توبہ کی اور خُدا کے حضُور مقبول ٹھہری، ورنہ حق تعالےٰ اُسے اِس قسم کی برکات سے ہرگز نہ نوازتا۔

۴- رُوت : چوتھی عورت رُوت ہے - یہ یہُودی نہیں تھی بلکہ موآب کی نسل سے تھی جن کے بارے میں خُدا نے فرمایا تھا کہ وُہ دسویں پُشت تک خُداوند کی جماعت میں آنے نہ پائیں (اِستثنا ۲۳ : ۳) - انہی ایام میں یہُوداہ میں کال پڑا، چنانچہ بیت لحم کا ایک مرد الیملک اور اُس کی بیوی نعومی اپنے ۲ دو بیٹوں کے ساتھ موآب کے مُلک میں جا بسے - الیملک کی موت کے بعد اُس کے دونوں بیٹوں نے موآبی عورتوں سے شادیاں کر لیں - لیکن تھوڑے عرصہ بعد وُہ دونوں بھی مر گئے - تب نعومی نے اپنے مُلک یہُوداہ کو واپس جانے کا فیصلہ کیا - اُس نے دونوں بہوؤں کو اپنے اپنے گھر جانے کو کہا - ایک بہو تو اپنے گھر واپس چلی گئی لیکن رُوت نے جانے سے اِنکار کر دیا - اُس نے اپنی ساس سے کہا "جہاں تو جائیگی مَیں جاؤنگی اور جہاں تُو رہے گی مَیں رہوں گی - تیرے لوگ میرے لوگ اور تیرا خُدا میرا خُدا ہوگا" (رُوت ۱ : ۱۶) -

الیملک کا ایک رشتہ دار بوعز ایک دولتمند زمیندار تھا - چنانچہ فصل کی کٹائی کے دوران رُوت اُس کے کھیتوں میں بالیں چُننے جاتی - چونکہ رُوت نے نعومی کے ساتھ وفاداری کا ثبوت دیا تھا اِس لئے بوعز اُس کے ساتھ مہربانی سے پیش آتا -

نعومی بے اولاد تھی - وہ چاہتی تھی کہ اُس کے خاندان کا نام چلے - پس جب فصل جمع ہو گئی اور اناج گاہنے کا وقت آیا تو نعومی نے رُوت کے ذریعہ بوعز سے مُطالبہ کیا کہ وُہ شریعت کے مُطابق قرابتی کا حق ادا کرے - پس وُہ شام کو کھلیان میں گئی

اور جب سب کھا پی کر سو گئے تو بوعز کے پاؤں کے پاس جا کر لیٹ گئی اور جب رات کو بوعز کی آنکھ کھلی تو وہ اُسے دیکھ کر ڈر گیا۔ لیکن جب اُسے معلوم ہُوا کہ وُہ رُوت ہے تو اُس نے اُس سے کہا "تو خُداوند کی طرف سے مُبارک ہو ۔۔۔ اے میری بیٹی مت ڈر۔ مَیں سب کچھ جو تو کہتی ہے تجھ سے کرونگا کیونکہ میری قوم کا تمام شہر جانتا ہے کہ تُو پاک دامن عورت ہے۔ اور یہ سچ ہے کہ مَیں نزدیک کا قرابتی ہُوں لیکن ایک اَور بھی ہے جو قرابت میں مجھ سے زیادہ نزدیک ہے۔ اس رات تُو ٹھہری رہ اور صُبح کو اگر وُہ قرابت کا حق ادا کرنا چاہے تو خیر وُہ قرابت کا حق ادا کرے اور اگر وُہ تیرے ساتھ قرابت کا حق ادا کرنا نہ چاہے تو زِندہ خُداوند کی قسم ہے مَیں تیرے ساتھ قرابت کا حق ادا کرونگا" (رُوت ۳: ۱۰-۱۳)۔ لیکن جب اُس قرابتی نے انکار کیا تو بوعز نے قرابتی کا حق ادا کرتے ہُوئے نہ صرف الیملک کے زمین کے ٹکڑے کو چھڑایا بلکہ رُوت سے بھی شادی کر لی۔ اِس شادی کے نتیجہ میں رُوت سے عوبید پیدا ہُوا جو یسّی کا باپ اور حضرت داؤد کا دادا تھا۔ یُوں رُوت یسوع المسیح کی دادی بنی۔

بعض لوگ رُوت پر بدکاری کا الزام لگاتے ہیں جو درست نہیں ہے۔ اوّل تو یہ کہ وُہ خُود خُدا پرست عورت تھی۔ پھر یہ کہ بوعز بھی نیکوکار آدمی تھا۔ یہ اُس کی محوّلہ بالا گفتگو سے صاف ظاہر ہے۔

ہم نے اِن خواتین کے بارے میں تفصیل سے بیان کیا ہے۔ اگرچہ اِن میں سے بعض اپنی پہلی زندگی میں گناہ کی مرتکب ہُوئیں

لیکن جب وُہ یسوع المسیح کے نسب نامہ میں شامل ہوئیں تو توبہ کر چکی تھیں اور حق تعالےٰ کی نظر میں راستباز تھیں۔ اِن خواتین کی شمولیت سے یہ بات بھی ظاہر و باہر ہے کہ بلا امتیازِ جنس و رنگ و نسل ایک شخص خواہ کتنا ہی گنہگار یا سماجی پابندیوں میں مُقیّد کیوں نہ ہو جب یسوع المسیح پر ایمان لا کر دائرۂ مومنین میں شامل ہو جاتا ہے تو نہ صرف راستباز گردانا جاتا ہے بلکہ حق تعالیٰ کا فرزند بھی ٹھہرتا ہے۔ "جِتنوں نے اُسے قبُول کیا اُس نے اُنہیں خدُا کے فرزند بننے کا حق بخشا یعنی اُنہیں جو اُس کے نام پر ایمان لاتے ہیں" (یوحنا ۱: ۱۲)۔